قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ

خلافت راشدہ کے متعلق ایک تحقیقی تحریری مناظرہ

کلمۃ الحق

یہ مناظرہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں ۱۹۲۳ء میں ہوا تھا

مناظر اہلسنت والجماعت	مناظر اہل تشیع اثنا عشریہ
حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ	جناب علامہ سید غلام علی شاہ صاحب

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الفرقان ربوہ ۔ پاکستان

طبع سوم دسمبر ۱۹۶۰ء

قیمت ۷۵ پیسے (نئے) پرانے بارہ آنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل!

فروری ۱۹۲۳ء کی بات ہے کہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات کے اہلسنت والجماعت اور اہل تشیع اصحاب نے باہمی سمجھوتہ سے طے کیا کہ فریقین اپنے اہل علم اور با وقار علماء کو بلا کر خلافت اشدہ کے موضوع پر تحریری مناظرہ کروائیں۔ تحریری مناظرہ میں بد تہذیبی کا موقعہ نہیں ہوتا البتہ تحقیق کے لئے اچھی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسے مناظرات کو طبع کرا کر دُور دراز پھیلایا جا سکتا جلالپور جٹاں کے اہلسنّت والجماعت نے اس موقعہ کے لئے جماعت احمدیہ کے علماء کو بلایا چنانچہ استاذنا المحترم حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت علماء کا وفد جلالپور جٹاں گیا۔ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب فاضل اجل اہلسنّت والجماعت کی طرف سے مناظر مقرر ہوئے اور آپ کے ساتھ چار ہونہار نئے علماء آپ کے معاون مقرر ہوئے جناب سید غلام علی شاہ صاحب شیعہ صاحبان کی طرف سے مناظر تھے اور چار علماء آپ کے معاون تھے۔ مناظرہ خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ سامعین کے مجمع کا اندازہ سات ہزار کے لگ بھگ تھا۔ استاذنا المحترم حضرت حافظ روشن علی صاحب مضمون مناظرہ اور جوابات لکھواتے تھے اور ان کے اس وقت کے شاگردانِ رشید میں سے مولانا جلال الدین صاحب شمس لکھتے تھے۔

یہ ایک تحقیقی اور قابلِ مطالعہ مناظرہ ہے جسے اب مکتبہ الفرقان جناب ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی آف لاہور کی امداد سے عوام کے فائدہ کے لئے تیسری مرتبہ شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین!

ابوالعطاء جالندھری

۱۲/۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شرائط مناظرہ تحریری مابین اہل سنت والجماعۃ و شیعہ اثنا عشریہ

واقعہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

بتاریخ ۲۵ و ۲۶ ۔ فروری ۱۹۲۳ء

(۱) جلسہ بصدارت ایک ایسے معزز شخص کے ہوگا۔ جس کو فریقین منتخب کریں گے اور وہ صدر فریقین سے شرائط نامہ ہذا کی پابندی کرائے گا۔ مگر فریقین کے مابین مسائل متنازعہ پر کسی قسم کا فیصلہ دینے کا مجاز نہیں ہوگا۔

(۲) مسائل متنازعہ پر لکھے ہوئے پرچے سنانے سے پہلے صدر جلسہ خود یا اس کی اجازت سے کوئی دوسرا شخص حاضرین جلسہ پر واضح کردے گا۔ کہ یہ جلسہ کوئی سیاسی و ملکی جلسہ نہیں بلکہ مسائل مذہبیہ کے تصفیہ کا جلسہ ہے۔ ایک طرف اہل سنت والجماعت ہیں اور دوسری طرف شیعہ اثنا عشریہ۔ اہلسنت والجماعت کی طرف سے فلاں صاحب مناظر اور فلاں فلاں معاون ہوگا۔ معاون پہلے نامزد کئے جاویں گے اور وہ چار سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ ان کے سوا مناظر کے پاس کسی شخص کو بوقت تحریر پرچہ بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳) ۲۵ر تاریخ کو مناظر اہل سنت والجماعت تین باتوں کا ثبوت دیگا

(۱) ایمان حضرات ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکرؓ ابن قحافہ اور حضرت عمرؓ بن الخطاب

اور حضرت عثمانؓ بن عفان کا (۲) خلافت حضرات ثلاثہ مذکورہ (۳) حضرت علیؓ
خلیفہ بلا فصل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے۔ اور شیعہ مناظر اسی دن
اس کی تردید کرے گا۔ دوسرے دن مناظر شیعہ اثنا عشریہ تین باتوں کا ثبوت
دے گا (۱) حضرت علیؓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل و نائب
برحق تھے (۲) حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ایماندار نہ تھے (۳) نہ ہی مذکورہ حضرات
ثلاثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ یعنی نائب برحق تھے اور اسی دن
مناظر اہل سنت والجماعت اس کی تردید کرے گا۔

(۴) مباحثہ بتاریخ ۲۵ و ۲۶ فروری ۱۹۲۳ء ہوگا۔

(۵) مباحثہ تحریری ہوگا۔ پہلے دن پہلا مبحث اور دوسرے دن دوسرا مبحث
اور ہر مبحث کے پانچ پرچے ہوں گے۔

(۶) تقسیم اوقات مندرجہ ذیل طریق پر ہوگی۔ پہلا پہلا پرچہ دو دو گھنٹہ کا
ہوگا۔ باقی پرچے ایک ایک گھنٹے میں لکھے جاویں گے۔ پہلا اور آخری پرچہ مدعی
کا ہوگا۔ پرچے اپنے اپنے مکان پر لکھے جائیں گے۔ ہر دو فریق کے پاس دوسرے
فریق کی طرف سے ایک محافظ رہے گا۔ جس کا فرض ہوگا کہ وہ اس بات کی نگرانی
کرے کہ آیا مناظر نے وقت مناظرہ میں پرچہ لکھا ہے یا پہلے کا لکھا ہوا تھا۔ اگر
پہلے کا لکھا ہوا ہوگا تو وہ قابل تسلیم نہیں ہوگا۔ اور وقت مقررہ سے زیادہ
وقت نہیں لینے دے گا۔ پرچہ کا وقت ختم ہونے پر مناظر اور محافظ کے
دستخط سے فریق ثانی کو پرچہ پہنچا دیا جائے گا۔ پرچہ پہنچانے اور فریق ثانی
کے اس پرچہ کو پڑھنے کے لئے آدھ گھنٹہ وقت ہوگا۔ اس کے بعد کا وقت

اس وقت میں شمار ہوگا۔ جو برائے تحریر پرچہ مقرر کیا گیا ہے۔ تمام پرچے لکھے جانے کے بعد پبلک کو جمع کر کے ترتیب وار سنا دیئے جائیں گے اور پرچہ ایسا لکھا جانا چاہیئے کہ دوسرے فریق کو پڑھنے میں دقت نہ ہو۔ اور اگر کسی مناظر نے ایسا پرچہ لکھا جو پڑھا نہیں جا سکتا۔ تو وہ فریق مغلوب سمجھا جائے گا۔

(۷) پرچہ ۲۴ر فروری کو ۱۲ بجے دن سے لکھنا شروع کیا جائے گا۔ اور شرط نمبر۶ کے مطابق کل وقت لکھنے کا ½ ۸ گھنٹہ ہوگا۔ جو ½ ۸ بجے شام کے ختم ہوگا۔ اور ۲۵ر تاریخ کو ٹھیک دس بجے صبح وہ پرچے سنانے شروع کئے جاویں گے۔ اور پرچے سنائے جانے کے ایک گھنٹہ بعد پرچہ لکھنے کا وقت شروع ہو جائے گا۔ اور اس وقت سے ½ ۸ گھنٹے لئے جائیں گے۔ اور اس دن کی تمام تحریریں شرط نمبر۶ کے مطابق ہونگی۔ پھر ٹھیک ۲۶ر کو دس بجے بترتیب پرچے سنانے شروع کئے جائیں گے۔ اگر کوئی فریق ان شرائط کے خلاف کرے گا۔ تو وہ فریق مغلوب سمجھا جائے گا۔

(۸) ہر پرچہ کی تین نقلیں ہونگی۔ ایک نقل چھاپنے والے کو دی جائیگی۔ اور باقی دو فریقین کے پاس رہیں گی۔ اور ان سب پر مناظر و محافظ کے دستخط ہوں گے۔

(۹) اثبات دعویٰ و دلائل قرآن کریم سے ہوں گے اور ان کی تائید کیلئے ہر وہ بات پیش کی جا سکتی ہے۔ جو قرآن مجید کے مخالف نہ ہو۔

(۱۰) پرچہ سناتے وقت مناظر پبلک کو جس طریق پر چاہے گا سمجھائیگا۔ اور لوگوں کو اپنا مفہوم ذہن نشین کرائے گا۔ مگر پرچہ میں لکھے ہوئے مضمون کے علاوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

دعویٰ منجانب اہل سُنّت والجماعت

بمقابلہ

شیعہ اثنا عشریہ

(۱) حضرات ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ رضی اللہ عنہم ایماندار ہیں۔

(۲) اور خلیفۂ برحق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(۳) حضرت علیؓ خلیفۂ بلا فصل نہیں ہیں۔

تاریخ مناظرہ ۲۵-۲۶ فروری ۱۹۲۳ء مقرر ہوئی۔

الداعی

بقلم خود حبیب اللہ خاں دکاندار چاول۔ اہل سُنّت والجماعت
جلال پور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

ٹھیک ۱۲ بجے دن — سید ذوالفقار علی شاہ

پرچہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم سے سوال کیا گیا ہے کہ اصحاب ثلاثہ ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا ایمان اور خلیفہ برحق ہونا ثابت کریں۔ اور یہ کہ حضرت علیؓ خلیفہ بلافصل نہ تھے۔

اما الجواب ایمان دل کی تصدیق کو کہتے ہیں۔ دل کے حال سے سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی واقف نہیں۔ انسان جب کسی کو یہ کہتا ہے کہ تو مومن ہے تو اس کا کہنا اس شخص کے ظاہری اقوال اور افعال کی بناء پر ہوتا ہے۔ یا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اپنے قول یا فعل سے اس شخص کو مومن ثابت کر دے۔ یا مومنین کی شہادت سے اسے مومن قرار دیا جائے۔ ان تینوں اصولوں کے ماتحت میں اصحاب ثلاثہ کے ایمان اور خلافت کو ثابت کرتا ہوں یہ بات کہ حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے۔ تمام تواریخ معتبرہ سُنّی اور شیعہ سے ثابت ہے اور خدا تعالےٰ نے بھی اپنے فعل سے اور بعض کے متعلق اپنے قول سے شہادت دی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جو صفات مومنین کے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صفات ان حضرات میں پائے جاتے تھے۔ اور جو صفات منافقین میں پائی جاتی ہیں۔ وہ حضرات ان صفات سے منزہ تھے۔

صفاتِ مومنین

(۱) اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

ترجمہ:- مومن مرد ہوں یا عورتیں وہ باہم محبت مددگار ہوتے ہیں۔ نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے روکنا نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا یہ ان کے صفات ہیں ان حضرات نے نیکی کو دنیا میں پھیلایا۔ اور بدی کو ہٹایا۔ نمازوں کے قائم کرنے والے اور زکوٰتوں کے ادا کرنے والے نہ صرف خود ہوئے بلکہ ہزاروں لاکھوں کو ان صفات کا پابند بنایا۔

منافق کے صفات

اَلْمُنٰفِقُوْنَ والمنافقات بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِیَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے سے بنتے ہیں۔ ان کے صفات بدی کا حکم کرنا اور نیکی سے روکنا۔ اور نیکی کے کاموں سے دستکش رہنا۔ خدا کو بھول جانا بدعہدی اور بدکاری کرنا ہے۔ سوال ہوتا ہے۔ کہ ہم کیونکر جانیں کہ اصحاب ثلاثہ مومن تھے۔ منافق نہ تھے۔ تو جواب نفاق اور ایمان کے نتائج کو دیکھو۔

ایمان کے نتائج

(۱) اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ؕ ضرور ہم

مدد کرتے ہیں اپنے پیغمبروں کی اور ان کی جو ایمان لائے اسی زندگانی میں اور قیامت کے دن بھی (۲) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَاظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ ؕ جن لوگوں نے اللہ کے لئے ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا ضرور ہم ان کو اسی دنیا میں اعلیٰ درجہ کی جگہ بخشیں گے۔ اور آخرت کا اجر اس سے بہت بڑا ہوگا۔ (۳) وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ؕ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ؕ اللہ تعالےٰ ضرور مدد کرے گا اس کی۔ جو مدد کرتا ہے دین کی کیونکہ اللہ تعالےٰ نہایت طاقت والا غالب ہے۔ اس لئے کہ ہم ان لوگوں کو زمین میں حکومت بخشیں گے۔ تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے۔ اور زکوٰتیں ادا کریں گے۔ اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔

ان آیات میں خدا تعالےٰ نے مومنین مہاجرین، دین کی مدد کرنیوالوں کے لئے اسی دنیا میں مدد کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب دیکھو کہ اصحاب ثلاثہ جو مقصد لے کر اُٹھے۔ اس میں وہ کامیاب ہوئے یا نہ۔ ان آیات کے یہی معنے بعض تفاسیر اہل شیعہ میں بھی ہیں۔ چنانچہ مجمع البیان میں زیر آیت وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ الآیۃ۔ لکھا ہے۔ معناہ والذین فارقوا اوطانھم ودیارھم واھلیھم فرارا بدینھم واتباعا لنبیھم فی اللہ ای فی سبیلہ لابتغاء مرضاتہ من بعد

ماظلمهم المشرکون وعذبوهم بمکة وبخسوهم حقوقهم لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ای بلدة حسنة بدل اوطانهم وهی المدینة عن ابن عباس وقیل لنعطینهم حالة حسنة وهی الفتح والنصر وقیل هی ما استولوا علیہ من البلاد وفتح لهم من الولایات هذا وعد من الله بانه سینصر من ینصر دینه وشریعته خدا تعالےٰ نے جو وعدے تائید ونصرت کے فرمائے وہ زمانہ آنحضرتؐ سے شروع فرماکر زمانہ حضرت عثمانؓ تک پورے فرمائے۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں کوئی ملک اسلامی حکومت میں اضافہ نہ کیا گیا۔ آنحضرت صلعم نے ان اصحاب سے کیا معاملہ کیا۔ ابوبکرؓ سفر وحضر میں ساتھ رہا۔ یہاں تک کہ وہ جانکاہ سفر میں جس میں کہ کفار قتل کے لئے آنحضرتؐ کی طرف آئے اور آپ نے ہجرت کی۔ اس خاص سفر کا ذکر قرآن شریف میں فرمایا:- إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔ جب اس کو کافروں نے نکالا تو یہ صرف دو ہی آدمی تھے۔ جب نبیؐ نے اپنے صاحب ابوبکرؓ سے کہا تو کوئی غم نہ کر کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی ہماری نصرت کرنے والا اور ہماری حفاظت کرنے والا ہے۔ چنانچہ یہی معنی مجمع البیان اور صافی میں مذکور ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت میں ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ کہ جیسے وہ میرا ناصر اور محافظ ہے

ویسا ابوبکرؓ کا ہے ورنہ لَاتَحْزَنْ کے ساتھ اس کا کوئی جوڑ نہ رہے گا۔
اور قرآن کریم میں ابوبکرؓ کو صاحب فضل قرار دیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا
وَلَا یَاتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ کہ فضیلت والے تم میں سے قسم نہ
کھائیں۔ کہ اولوا القربیٰ کو جو دیتے تھے وہ نہ دیں۔ چنانچہ اس آیت کا نزول ابوبکرؓ
اور مسطح اس کے خالہ زاد قریبی کے متعلق ہے۔ (دیکھو مجمع البیان)

آنحضرت صلعم نے ابوبکر کو اپنی بیماری میں نماز پڑھانے کا حکم دیا۔
سب مسلمان اس کے پیچھے نماز پڑھتے رہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھاتے دیکھا۔ اور خوش ہوئے۔ حضرت
عمرؓ کا اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے ذریعہ سے ہوا۔
اور خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کے اسلام کے ساتھ معزز کیا۔

حضرت عثمانؓ نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں دو ہجرتیں کیں۔ اور غزوۂ تبوک
کو تیار کیا اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس سے ملائکہ بھی شرماتے ہیں۔ آنحضرت
صلعم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی لڑکیوں سے شادی کی۔ اور عثمانؓ کو اپنی دو لڑکیاں
یکے بعد دیگرے نکاح میں دیں۔ یہ اس امر کی شہادت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک وہ ایسے معتمد تھے کہ آپؐ نے ان سے وہ رشتہ داری کی
جو سوائے مومن کے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مشرکین اور مشرکات سے نکاح کی
حرمت نازل ہو چکی ہے۔ اور وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ کہ کافر
عورتوں کو اپنے نکاح میں مت رکھو۔ قرآن کریم کا جلیل حکم نازل ہو چکا ہے
آنحضرتؐ کو اگر ابی بکر کے گھرانے پر اعتماد نہ ہوتا۔ تو آپؐ تمام ازواج کو چھوڑ

کرعائشہؓ کے گھر میں آخری دنوں سب سے اذن لے کر ڈیرا نہ کرتے جبکہ اہل تشیع کے نزدیک امام کو علم غیب ہوتا ہے۔ تو وہ اس گھر میں اگر کسی فتنہ کا ڈر جانتے تو حضرت زہراؓ کے گھر میں ڈیرا کر لیتے۔

عامہ مومنین کا معاملہ بھی اصحاب ثلاثہ سے آنحضرتؐ کے زمانہ اور بعد پیار و محبت کا رہا۔

مسئلہ خلافت

یہ تینوں آنحضرت صلعم کے بعد یکے بعد دیگرے خلیفہ برحق تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط اللہ تعالےٰ تم میں سے ایمانداروں اور نیک عمل والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ضرور ان کو خلیفہ بنائے گا زمین میں جیسا کہ خلیفہ بنایا۔ ان کو جو ان سے پہلے تھے اور ضرور اللہ تعالیٰ ان کے دین کو جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے زمین میں قائم کرے گا۔ اور مضبوط کرے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے بعد خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے اور اپنے فعل کو خلافت برحقہ کا ثبوت گردانا ہے۔ وہ یہ کہ خدا کے خلیفہ بنانے کا ثبوت یہ ہوگا کہ ان کا دین قائم کردے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

اب دیکھو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا دین جو تھا وہ دنیا میں قائم کیا گیا۔ یا نہیں؟ اور ان کے ہر ایک قسم کے خوف کو جو عربوں کے ارتداد اور نصاریٰ اور فارسیوں کی لشکر کشی سے پیدا ہوا اللہ تعالےٰ نے دور کیا یا نہ؟ برخلاف علیؓ کے کہ نہ ان کو ایسی طاقت ملی جیسا کہ اصحاب ثلاثہ کو ملی۔ اور نہ ان کے ذریعہ سے دین پھیلایا گیا۔ بلکہ ہزاروں مومن کہلانے والے انسان ان کی کم تدبیری وغیرہ کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ اچھا ہوا کہ علیؓ خلیفہ چہارم ہوئے ان کو موقع تھا کہ اگر پہلے تینوں نے دین میں کوئی رخنہ اندازی کی ہے تو اس کی اصلاح کریں۔ چنانچہ ہمارے مذکورہ بیان کی تصدیق کتب شیعہ سے بھی ہوتی ہے۔

اوّل۔ ولاریب ان الصحیح ما ذکرہ ابوعمران علیاکان هوالسابق وان ابا بکر هواول من اظهر اسلامه (شرح نہج البلاغۃ جز چہارم ص ۲۱۳)

اور بلاریب صحیح بات جس کا ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔ کہ گو علیؓ نے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ لیکن ابوبکرؓ نے سب سے پہلے اسلام کا اعلان کیا ہے۔

دوم۔ عن ابراهیم النخعی قال اوّل من اسلم ابوبکر (ایضاً)

ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ابوبکر نے اسلام قبول کیا۔

سوم۔ عن ابی نصر قال قال ابوبکر لعلی انا اسلمت قبلک فی حدیث ذکرہ فلم ینکرہ علیہ (ایضاً) ابونصر کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے کسی گفتگو میں حضرت علیؓ سے کہا۔ کہ اے علیؓ میں تم سے پہلے اسلام لایا ہوں۔ پس حضرت علیؓ نے اس سے انکار نہ کیا (ایضاً)

چہارم - وقال علی والزبیر ما غضبنا الا فی المشورۃ وانا لنری ابابکر احق الناس بہا انہ لصاحب الغار وانا لنعرف لہ سنہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ بالناس وھو حی

(شرح نہج البلاغہ جزدوم ص۵۳۲)

حضرت علیؓ اور زبیرؓ نے کہا کہ ہم نے نہیں فیصلہ کیا۔ مگر اسی مشورہ کا۔ کیونکہ ہم یقیناً حضرت ابو بکرؓ کو اپنوں میں سے سب سے زیادہ اس امر کا مستحق خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ صاحب غار ہیں اور ہم ان کے اچھے طریقوں کو جانتے ہیں۔ اور بیشک حکم کیا۔ آپ کو رسول اللہ نے لوگوں کو نماز پڑھانے کا جبکہ آپ زندہ تھے۔

پنجم - للہ بلاد فلان فقد قوم الاود وداوی العمد خلف الفتنۃ واقام السنۃ ذھب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرھا وسبق شرھا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ (نہج البلاغۃ مشہدی ص۱۸۱-۱۸۲)

ترجمہ - فلاں آدمی کیا ہی اچھا تھا۔ کیونکہ اس نے کجی کو درست کیا۔ اور دلوں کی بیماریوں کا علاج کیا۔ فتنہ کو پیچھے ہٹایا اور سنت کو قائم کیا۔ اور انتقال کیا اس حالت میں کہ وہ پاک دامن بے عیب تھا۔ خلافت کا اچھا حصہ پایا اور اس میں پیدا ہونے والے شر سے پہلے گذر گیا۔ اللہ کی اطاعت کی اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں تقویٰ سے کام لیا۔ حاشیہ میں اس کے نیچے شارح عبدالحمید بن ابی الحدید کا قول نقل کیا ہے۔ فلاں سے مراد حضرت عمرؓ ہے۔

ششم - واللہ ما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئاً تجھلہ ولا

ادلك على امر لا تعرفه انك لتعلم ما نعلم ما سبقناك الى شئ فنخبرہ ولا خلونا بشئ فنبلغکہ وقد رأیت کما رأینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول اللہ کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ ولا ابن الخطاب اولی بعمل الحق منك وانت اقرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وشیجۃ رحم منھما وقد نلت من صھرہ مالم ینالا

(نہج البلاغہ مشہدی ص۱۱۲)

حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں آپ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ مجھے کوئی ایسی نئی بات معلوم نہیں جو تمہیں معلوم نہ ہو۔ اور میں آپ کو کوئی ایسی نئی بات نہیں بتا رہا۔ جو آپ کو معلوم نہ ہو۔ کیونکہ آپ سے زیادہ میرا علم نہیں۔ ہم آپ سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھے کہ ہم آپ کو اس کی اطلاع دیں اور نہ ہی ہم کسی چیز میں منفرد ہیں۔ تا اس کو آپ تک پہنچائیں۔ بلا ریب آپ نے بھی وہ سب کچھ دیکھا اور سنا جو ہم نے دیکھا اور سنا۔ اور آپ نے بھی ہماری طرح آنحضرتؐ کی صحبت اختیار کی۔ اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ آپ سے بڑھ کر کسی نیک کام میں سبقت نہیں رکھتے تھے۔ اور آپ تو رشتہ داری اور دامادی کے لحاظ سے بہ نسبت ان دونوں کے زیادہ قریب تھے۔

ھفتم۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعز الاسلام بعمر فقال عمر اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ۔ (شرح نہج البلاغہ جزو اول ص۳۵)

ھشتم۔ ومن کتاب لہ الی معاویۃ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علی ما بایعوھم علیہ فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذالک للہ رضا (نہج البلاغہ مشہدی ص۱۹۸)

حضرت علیؓ نے معاویہ پہ اپنی خلافت کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ میری بیعت انہوں نے کی جنہوں نے ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کی کی۔ یہ لوگ چونکہ مہاجرین و انصار ہیں جس پہ اتفاق کرکے اس کا نام امام رکھ دیں وہی خدا کی رضا کا موجب ہے۔ اور جو ایسے امام کی مخالفت کرے گا۔ اس سے لڑائی واجب۔ کیونکہ اس نے اس قرآنی نص کا خلاف کیا ہے۔ کہ سبیل المومنین کے خلاف چلا ہے۔ اپنی خلافت تبھی ثابت ہو سکتی ہے کہ اصحاب ثلاثہ کی خلافت ثابت ہو۔ اور دلیل وہ پیش کی گئی ہے۔ جس پہ خدا کی رضا کا مرتب ہونا اور جس کی پیروی سے غیر سبیل المومنین کے متبع کو جو وعید ہے اس سے بچاؤ ہوتا ہے علاوہ ازیں اصول کافی ص۳۵ میں لکھا ہے۔ جو غیر مستحق سلاطین کے پاس اپنا مقدمہ لیجائے وہ طاغوت کے پاس اپنا مقدمہ لے جاتا ہے۔ پس حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اپنے مقدمات کو ابوبکرؓ وعمرؓ کے پاس لے گئے پس ثابت ہوا کہ ان کی خلافت برحق ہے۔ حضرت علیؓ کا معاملہ خلفاء سے بیعت کرنے کا ثابت ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے خلیفۂ دوم کو اپنی دامادی کا شرف بخشا۔ اگر ان کی خلافت حق نہ مانی جائے تو ان کے ساتھ جہاد سب ناجائز ہوئے اور جو لونڈیاں ان جہادوں میں آئیں ان کو لونڈی بنانا بھی ناجائز ہوا۔ اور جو ان جہادوں میں شریک ہوئے۔ وہ بھی شہید

نہ ہوئے۔ اور جو ان لونڈیوں سے اولاد پیدا کی گئی وہ بھی ناجائز ہوئی۔ علاوہ ازیں آنحضرتؐ کو اللہ تعالےٰ نے مزکی قرار دیا ہے۔ آپؐ کے ذریعہ سے دنیا میں کون کون لوگ پاک کئے گئے۔ علیؓ اور ان کے اصحاب کو تو علیؓ کے طفیل پاک ہونا قرار دیا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ پانچوقت میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا کرتے تھے۔ آپؐ کے ساتھ ہمیشہ دعا کرنے والوں کو بھی ہدایت نصیب نہ ہوئی۔ آنحضرت اور خداؑ اور علیؓ کا منشا بقول شیعہ کے یہ تھا کہ علیؓ اور اہلبیت خلیفہ بنیں۔ لیکن ابوبکرؓ جو ایک معمولی آدمی تھا۔ اس نے کیونکر ان سب کو شکست دے دی۔ نوحؑ اور موسیٰؑ کے دشمنوں کو خدا نے غارت کیا۔ یہ آنحضرتؐ اور خداؑ کے دشمن بقول شیعہ کے کیوں غالب ہوئے۔ حالانکہ قرآن میں ہے۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ کہ اللہ کا گروہ ہی غالب ہوتا ہے شیطان کے گروہ کے متعلق خَاسِرُوْنَ کا لفظ وارد ہوا ہے۔ پس کوئی نص نہیں ہے کہ علیؓ خلیفہ بلا فصل تھے۔ اصحابِ ثلاثہ کا ایمان اور ان کا خلیفہ ہونا ان دلائل سے ثابت ہوا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے اندر بیان کئے ہیں۔ اور جن کی تصدیق اس نے اپنے فعل سے کردی۔ کافر اور منافق تو دنیا میں بہت تھے۔ آنحضرتؐ نے آکر دنیا میں کیا کیا۔ وہ فوجیں کونسی ہیں جو اللہ کے دین میں داخل ہوئیں۔ جن کا وعدہ سورۂ نصر میں ہے۔ اور قیصر و کسریٰ اور دنیا کے چاروں کونوں تک اسلام کس نے پہنچایا اگر یہ خلفائے برحق نہ تھے۔ تو وہ قرآن بتاؤ جو علیؓ اور اہلبیت نے دنیا میں

پہنچایا ہے ۔ تقیہ کرنے والوں کی حدیثوں کا کیا اعتبار ۔ پس اسلام شیعہ کے خیال ہونے سے سرے سے ہی جاتا ہے ۔ پس جھگڑا کیا ہے ۔ قرآن جو دنیا کے ہاتھ میں ہے ۔ وہ وہی ہے ۔ جو عثمانؓ نے شائع کیا ۔ پس اگر عثمانؓ پر طعن کرو گے ۔ تو قرآن کہاں سے لاؤ گے ۔ اگر کہو کہ امام غائب کے پاس ہے تو قرآن اور امام دونوں غائب ہوئے ۔ لوگ چلیں کس پر ؟

معاونین	مناظر
(۱) جلال الدین شمسؔ ۔ مولوی فاضل	حافظ روشن علی صاحب
(۲) مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل	بقلم جلال الدین شمسؔ ۔ مولوی فاضل
(۳) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل	
(۴) مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھیراجی	

۲ بجے پرچہ ختم ہوا

(دستخط) ذوالفقار علی بقلم خود — دستخط بحروف انگریزی ۔ دیوی داس

پرچہ جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جو سوال ہم نے اہل سنت والجماعت سے کیا کہ اصحاب ثلاثہ کا ایمان اور خلیفہ نبیؐ ہونا ثابت کریں اور دکھلائیں کہ علیؑ رسول اللہ کے خلیفہ بلافصل نہ تھے اس کا اہلِ سنت والجماعت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ جس چیز کا کہ حضرات ثلاثہ کی نسبت اہل سنت دعوے کرتے ہیں اور ہم اس کا ثبوت مانگتے ہیں۔ اسی اپنے دعوے کو بار بار اپنے پرچہ میں لائے ہیں ۔

حق تعالے فرماتا ہے :۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا ط الخ ۔ سوائے اس کے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جائے اللہ کو تو ڈر جائیں دل ان کے۔ اور جب پڑھی جائیں ان پر آئتیں اللہ کی تو زیادہ کریں انکو ایمان میں۔ اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو۔ اور اس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں وہی ہیں ایماندار از روئے حق (پ۹ ع۱۵)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ الخ

ترجمہ سوائے اس کے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے

ساتھ اللہ کے اور اس کے رسولؐ کے اور جس وقت کہ ہوں ساتھ رسولؐ کے کسی ایسے کام پر جو جمع ہو کر کرنے والا ہے۔ تو چلے نہ جاویں جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرلیں رسولؐ سے۔ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۵)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا الخ

ترجمہ:۔ سوائے اس کے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ۔ پھر شک نہ لائے۔ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۱)

ان تینوں آیات میں جو اوصاف اور علامات ایمانداروں کے خدا نے قرار دیئے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی حضرات ثلاثہ میں کہیں پایا نہیں جاتا۔ پھر ان کو کیونکر مومن کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ تفسیر معالم التنزیل میں سورۃ الفتح کی تفسیر میں موجود ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ۔ جب سے میں ایمان لایا ہوں مجھے شک نہیں ہوا مگر آج کے دن۔

اور حضرت ابوبکرؓ صاحب کا بھاگنا جنگ اُحد سے ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۲۱۹ اور تاریخ الخلفاء ص۲۵ کنز العمال جلد ۵ ص۲۷۴

حضرت عمرؓ کا بھاگنا جنگ اُحد میں کنز العمال جلد ۱ ص۲۳۸ اور دُرِّ منثور جلد ۲ ص۸۰،۲۸ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان ہر سہ کا جنگ خیبر سے فرار۔ کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۴ اور خصائص النسائی مترجم ص۱۱ اور روضۃ الندیہ ص۲۲ اور ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۴۹۲،۴۳۹ اور تاریخ طبری جلد ۳ ص۹۳ اور کنز العمال جلد ۵ ص۲۸۳۔

اور حضرت عمرؓ کا بھاگنا جنگ حنین سے صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی ص۶۱۸ اور دیکھو کنز العمال جلد ۵ ص۳۰۷ اور استیعاب جلد ۲ ص۱۹۸ میں کہ ان تینوں کا نام جنگ حنین کے ثابت قدموں کی فہرست میں نہیں ہے۔ یہ بھاگنا تینوں کا جنگوں سے سراسر منافی ہے ان اوصاف و علامات مومن کے جو اوپر کی تینوں آیتوں میں مذکور ہوئے ہیں۔ پھر ان کو ایماندار کیونکر کہہ سکتے ہیں۔

اللہ فرماتا ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْئٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اگر حضرات ثلاثہ ایماندار ہوتے تو تنازعہ خلافت کو خدا و رسولؐ کی طرف لے جاتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور اگر حضرات ثلاثہ ایماندار ہوتے تو لشکر اسامہ کی تیاری کرتے اور پیچھے نہ بیٹھ رہتے۔ چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ ص۲۶۴ اور تاریخ طبری جلد ۳ ص۲۱۲ اور مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۸۹ اور صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی حاشیہ ص۶۴۱ وغیرہ کتب اہل سنت والجماعۃ سے ظاہر ہے کہ حضرات ثلاثہ نے حکم رسولؐ خدا کے بموجب لشکر اسامہ کی تیاری نہیں کی اور پیچھے بیٹھ رہے۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو ایماندار کہا جائے۔ جبکہ رسول اللہ نے فرمادیا تھا۔ کہ جھزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنھا یعنی تیاری سامان کرو۔ جیش اسامہ کی۔ خدا لعنت کرے اس کو جو پیچھے بیٹھ رہا۔ لشکر اسامہ سے۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ ص۲۶۴ اور ملل ونحل ص۷ اگر حضرت ابوبکرؓ اور ان کے

ساتھ والے ایماندار ہوتے۔ تو رسول اللہ ان کو یوں نہ فرماتے کہ شرک تمہارے اندر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے۔ دیکھو درمنثور جلد ۲ صفحہ ۵۴ اور ازالۃ الخفار قلمی ورق ۲۲۸۔

اور پھر حضرت یوں فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا بدعتیں کرو گے۔ دیکھو مؤطا چھاپہ احمدی دہلی صفحہ ۱۷۴

اور اگر حضرت عمرؓ ایماندار ہوتے رسولؐ اللہ ان کو یوں نہ فرماتے کہ قسم بخدا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ ظاہر ہوتے واسطے تمہارے تو تم پیروی کرتے ان کی۔ اور چھوڑ دیتے تم مجھ کو اور البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھے راستہ سے۔ دیکھو مشکوٰۃ چھاپہ امرت سر ربع ا صفحہ ۵۷

اور اگر حضرت عثمانؓ ایماندار ہوتے تو صحابہ نبیؐ یوں نہ کہتے۔ کہ عثمان نے دین نبیؐ کو بگاڑ دیا اور مفسدہ میں ڈال دیا ہے۔ تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۸۳ اور کتاب الامامۃ والسیاستہ صفحہ ۶۹ اور اگر حضرت عثمانؓ ایماندار ہوتے تو جناب علیؓ ضرور ان کی نماز جنازہ پڑھتے۔ اور ان کا دفن وغیرہ کرتے۔ اور یہ نوبت نہ پہنچتی۔ کہ میت حضرت عثمانؓ کا برباد ہوتی۔ اور بعض عضو کو اُن کے حیوان نہ کھاتے۔ چنانچہ اہل سنّت والجماعت کی تاریخ اعثم کوفی میں موجود ہے کہ ان کی میّت کا ایسا حال ہوا۔ جناب علیؓ کا یہ خاموش رہنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کی نسبت فرمایا اللہ نے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ

ترجمہ اور نہ نماز پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو

اس کی قبر پر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے بارے میں خدا کا یہ حکم ہے۔ وہ کافر و فاسق ہیں۔

اور آپ نے حضرات ثلاثہ کی خلافت کے بارے میں جو آیہ استخلاف سے استدلال کیا ہے اس کا جواب ملاحظہ فرمائیے اگر اس آیت میں استخلاف النبیؐ کے معنے مراد لئے جائیں تو بہت سی قباحتیں لازم آئیں گی۔

(۱) سوائے ان لوگوں کے جو خلفائے نبیؐ ہیں۔ تمام صحابہ کے ایمان سے انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ وعدہ خلافت تمام مومنین صالحین کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ من یہاں بیانیہ ہے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۹۸۔

(۲) لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خدا نے وعدہ خلافی کی۔ کیونکہ وعدہ تو دیا تمام مومنین صالحین کو اور خلیفہ بنایا صرف دو چار کو۔

(۳) آیت میں خدا نے وعدہ دیا ہے کہ مومنین صالحین کو خلیفہ کریگا اور ان کے دین کو تمکین دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا اور وہ ایسا زمانہ ہوگا۔ کہ کفر و شرک نیست و نابود ہو جائے گا۔ اور تمام مخلوق خالص اللہ ہی کی عبادت کرنے والی ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ کسی خلیفۂ نبیؐ کے وقت میں ایسا نہیں ہوا۔ پس لازم آئے گا۔ کہ معاذ اللہ وعدۂ الٰہی خلاف نکلا۔

غرضیکہ اس آیت استخلاف کے معنی خلافت نبیؐ کے لئے جائیں تو اس قسم کی کثرت سے قباحتیں لازم آتی ہیں۔ اور کلام مجید کی شان سے بعید ہے کہ اس میں کسی طرح کی قباحت ہو۔ پس ظاہر ہے کہ استخلاف کے معنے

اس آیت میں صحیح نہیں ہیں۔ پس اہل سنت والجماعت اس آیت سے حضرات ثلاثہ کی خلافت پر کیونکر استدلال لا سکتے ہیں۔

ہمارے اہل سنت والجماعت بھائیو! اگر اس آیت میں استخلاف سے مراد خلافت نبیؐ ہوتی۔ تو نبیؐ کی کسی حدیث میں ضرور ہوتا کہ اس آیت کے بموجب فلاں فلاں شخص میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ اور سقیفہ میں جن لوگوں نے مل کر حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا تھا۔ وہ ضرور اس نص قرآنی کو یاد کر لیتے۔ اور منا امیر و منکم امیر پر بحث زنی نہ کرتے چنانچہ صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی دہلی صفحہ ۵۱۸ اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۶ اور تاریخ طبری چھاپہ مصر ص ۲۰۸ میں ملاحظہ فرمائیے اور اس کے متعلق غیاث اللغات مصنفہ مولوی غیاث الدین عالم اہل سنت والجماعۃ میں لغت سقیفہ بھی دیکھ لیجئے۔ کہ سقیفہ ایک حویلی تھی۔ پوشیدہ جس میں باطل مشوروں کے لئے عرب لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔

اچھا اگر سقیفہ میں آیت استخلاف یاد نہیں آئی تھی تو اس وقت ہی حضرات ثلاثہ نے اپنی خلافت کے ثبوت میں دکھلائی ہوتی۔ جبکہ علیؓ نے ان کی خلافت و بیعت سے انکار کیا تھا۔ دیکھو کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۸، ۱۲ اور کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ یا اس وقت دکھلایا ہوتا جبکہ صحابہ پیغمبر نے ان کی خلافت سے اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی۔ دیکھو ملل و نحل صفحہ ۵۹ یا یوم شوریٰ ہی دکھلایا ہوتا۔ جس وقت حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی تقلید سے علی نے انکار کیا تھا۔ دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی ص ۸۳ یا اس

وقت دکھلایا ہوتا۔ جبکہ علی و عباس و سعد بن عبادہ و طلحہ و زبیر وغیرہم مہاجرین حضرت ابو بکرؓ کی بیعت سے انکار کر کے فاطمہؓ کے گھر میں جا بیٹھے تھے۔ اور حضرت عمرؓ فاطمہؓ کا گھر پھونکنے کو آگ لے کر گئے۔ دیکھو العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ اور تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۲۰،۲۱،۲۲

اللہ اللہ۔ خانۂ زہراءؑ جو واجب التعظیم ہے۔ درمنثور جلد ۵ صفحہ ۵۵ اس کے جلانے کے واسطے حضرت عمرؓ قسم کھائیں اور ان گھر والوں کو دھمکائیں (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۵۱) اور جناب زہراؑ کو ایسا رنجیدہ کریں کہ وہ جناب رسولؐ کی جناب میں فریاد کریں حالانکہ زہراؑ کی رنجیدگی رسولؐ اور خدا کی رنجیدگی ہے۔ (دیکھو مشکوٰۃ ربع ۴ صفحہ ۲۰۸)

کیا جو حضرات ایسے ہوں۔ ان کو خلیفۂ رسول اور ایمان دار کہہ سکتے ہیں۔

میرے اہل سنت والجماعۃ بھائیو! اگر آیت استخلاف سے آپ حضرات ثلاثہ کی کسی طرح کی خلافت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے ان کو ایماندار اور صالح العمل ثابت کیجئے کیونکہ اس آیت میں وعدہ ایسے ہی لوگوں سے ہے۔ حضرات ثلاثہ ہرگز رسولؐ کے خلیفہ نہ تھے۔ البتہ ان کا شمار ان لوگوں میں ہے کہ جن کا ذکر پارہ ۲۶ رکوع ۷ کی آیت فَهَلْ عَسَيْتُمْ الخ میں ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حاکم بنایا جائے تو فساد ڈالو گے زمین میں۔ اور قطع رحمی کرو گے۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جن کو لعنت کیا ہے خدا نے۔ ان کی حکومت سے فساد اور قطع رحمی سب کچھ

دقوع میں آئی ۔ چنانچہ خانۂ فاطمہؓ کا حال اوپر مذکور ہو چکا ۔

مزید برآں تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۰۹ اور کنز العمال جلد ۳ ص ۱۳۱ اور کتاب الامامۃ والسیاستہ ص ۱۸ میں دیکھئے کہ کیونکر علیؓ کے حق میں قطع رحمی کی گئی کہ خود تو انصار سے قرابت رسولؐ کی وجہ سے اپنے حق میں ڈگری لیتے ہیں اور علیؓ کی قطع رحمی کرتے ہیں ۔

جن اقربائے رسولؐ کی محبت خدا نے فرض کی ہو ۔ پارہ ۲۵ ۔ رکوع ۴ قُل لَّا اسئلکم والی آیت اور مشکوۃ ص ۵۶۷ کی حدیث (اذکرکم اللہ فی اھل بیتی) ان کی قرابت کا کوئی لحاظ حضرات ثلاثہ نہ رکھیں ۔ اور ان کے مقابلہ میں حاکم بن بیٹھیں ۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرات ثلاثہ ایماندار سمجھے جائیں ۔ اور ان ائمہ میں نہ گنے جائیں ۔ جن کو شریر اور گمراہ کرنے والے اور شیطان دل رسول اللہ نے قرار دیا ہے ۔ دیکھو مشکوٰۃ ربع ۴ ص ۳۶۱ تا ص ۳۶۷ اور ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۵۷ ۔

باقی جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ آپ کا اپنا قول ہے ۔ کوئی ثبوت نہیں دیا اور نہ کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے آپ دکھلا ہی سکتے ہیں کہ حضرات ثلاثہ ایماندار اور خلیفۂ برحق رسول اللہ کے تھے ۔

حضرت ابوبکرؓ تو خود کہتے ہیں کہ میں خلیفہ نہیں ہوں ۔ خالفہ ہوں یعنی جس میں کوئی بہتری نہیں ۔ دیکھو نہایۃ اللغۃ اور حضرات اہل سنت ان کو خلیفۃ الرسول کہیں ۔ میزان الاعتدال جلد اول ص ۲۶۵ میں ہے ۔ کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں ۔ قسم خدا کی میں منافق ہوں ٭

سید غلام علی شاہ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلم خود

نقل دستخط محافظ	اسماء معاونین
جلال الدین شمس مولوی فاضل	(۱) مولوی سید سیف علی شاہ صاحب
نقل دستخط صدر جلسہ بحروف انگریزی	(۲) مولوی فیض محمد صاحب ممتاز الافاضل
دلیہ بداس صاحب ہیڈ ماسٹر ایس ڈی	(۳) حافظ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب
ہائی سکول جلال پور جٹاں	(۴) مولوی ڈاکٹر سید اکبر علی شاہ صاحب

ٹھیک ۵ بجے دن کے پرچہ شروع ہوا ۔ سید ذوالفقار علی بقلم خود۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جواب الجواب

اصحاب ثلاثہ کے ایمان و خلافت کے ثبوت میں جس قدر آیات قرآنیہ اور احادیث کتب شیعہ سے پیش کی گئی تھیں۔ ان کا حضرات شیعہ کی طرف سے کچھ جواب نہیں ملا۔ کچھ نئی باتیں انہوں نے پیش کی ہیں :۔

(اول) یہ کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ الآیۃ میں جو علامات مومنین بیان کی گئی ہیں۔ اصحاب ثلاثہ میں پائی نہیں جاتیں۔

(جواب) اس میں اللہ کی یاد سے دل کا خوف کرنا۔ نماز اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور اللہ پر بھروسہ کرنا علامات لکھی ہیں۔ یہ بحمد اللہ اصحاب ثلاثہ میں بخوبی پائی جاتی تھیں۔ چنانچہ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ اس کی جزا ہے سو رزق کریم کے سوائے اصحاب ثلاثہ کے کون وارث ہوئے۔

(دوسری آیت) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الاٰیۃ۔ کہ اس میں مومن کی علامت ریب کا نہ ہونا ہے۔ عمرؓ نے شک کیا۔

(جواب) عمرؓ پر افترا ہے۔ دیکھو بخاری باب صلح حدیبیہ۔ اور اس میں جہاد مال اور جان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو اصحاب ثلاثہ میں سب سے بڑھ کر پایا جاتا تھا۔

(تیسری آیت) لَمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ کہ بغیر اذن لئے نبیؐ کے پاس سے نہیں جانا چاہیئے۔ اصحاب ثلاثہ اُحد حنین میں بھاگے۔

(جواب) یہ غلط ہے۔ چنانچہ طبری جلد ۳ مطبوعہ یورپ صفحہ ۱۴۰۷ میں لکھا ہے

ونهض نحو الشعب معه علی ابن ابیطالب وابوبکر بن ابی قحافه وعمر بن الخطاب اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۵ جس کا حوالہ شیعہ صاحبان نے دیا ہے۔ اس میں حسب ذیل عبارت لکھی ہے۔

عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف الناس کلهم عن رسول اللّٰه فکنت اول من فاء کہ احد کے دن جبکہ آنحضرتؐ کے پاس سے سب لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے تو سب سے پہلے میں آپؐ کے حضور میں پہنچا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ احد کے دن آپؐ کے ساتھ ثابت رہے اور اسی طرح جنگ حنین کے متعلق طبری جلد ۳ صفحہ ۱۶۶۰ میں لکھا ہے:۔

وممن یثبت معه من المهاجرین ابوبکر وعمر اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۸ میں لکھا ہے کہ جنگ حنین میں ابوبکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہا۔ چنانچہ عبارت حسب ذیل ہے:۔

وثبت یوم احد ویوم حنین - اسی طرح جنگ خیبر کے متعلق طبری جلد۳ صفہ ۱۵۸ میں لکھا ہے :-

"وان ابا بکر اخذ رایۃ رسول اللہ ثم نہض فقاتل قتالا شدیدا ثم رجع فاخذھا عمر فقاتل قتالا اشد بدا ھو اشد من القتال الاول" - کہ خیبر میں جب آنحضرت صلعم بیمار ہو گئے تو ابوبکرؓ و عمرؓ نے یکے بعد دیگرے جھنڈا لے کر دو دفعہ کفار سے سخت جنگ کی - اور علیؓ کی شہادت ابوبکرؓ کے متعلق جو انہوں نے قسم کے ساتھ بیان کی - تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵ میں اس طرح آئی ہے :- فواللہ ما دنا منا احد الا ابوبکر شاھرا بالسیف علی راس رسول اللہ لایھوی فھو اشجع الناس کہ رسول اللہ کی جان کا پہرہ ابوبکرؓ دیتے تھے - سو وہ سب سے شجاع تھے

اور حضرت عثمان کا دفن و کفن خود حضرت علیؓ نے بوساطت امام حسنؓ کرایا - جبکہ اہل شام دشمنان چاروں طرف تلواریں کھینچے کھڑے اور سنگساری کر رہے تھے - دیکھو ناسخ التواریخ کتاب دوم جلد دوم ص ۴۲۹ عبارت مندرجہ ذیل ہے -

"حسنؓ بن علی علیہ السلام با عبداللہ بن زبیر و ابوجہم بن حذیفہ و چند تن جسد اور ابر تختہ پارہ نہادند - وحش نام بستان است در انجا بخاک سپردند

زبیر و علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا انکار نہیں کیا - جیسا کہ پہلے پرچہ میں دکھلایا جا چکا ہے - یہ اُن پر شیعہ صاحبان کا افترا ہے - اور ابوبکرؓ سے فاطمہؓ راضی ہو کر جہان سے رحلت فرما ہوئیں دیکھو تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۱۹۳

عبارت یہ ہے ۔" فاقسم علیہا لترضی فرضیت "
اسی طرح شرح نہج البلاغۃ جزء ثانی ص۲۶۴ میں لکھا ہے ۔ کہ ابوبکرؓ نے عمرؓ کی سفارش کی ۔ اور فاطمہؓ اس سے راضی ہوئیں ۔ عبارت یہ ہے ۔" فمشی الیہا ابوبکر بعد ذالک وشفع لعمر وطلب الیہا فرضیت عنہ"
ہاں حضرت علیؓ سے فاطمہؓ دو دفعہ ناراض ہوئیں جس کے بعد راضی ہونا ثابت نہیں
اوّل ۔ ابوجہل کی لڑکی سے خطبہ کرنے کے وقت (ملاحظہ ہو بخاری جلد ثالث صفحہ ۲۰۱ مطبوعہ مصر)
دوسرا ۔ گھر میں فاطمہؓ کو ناراض کر کے مسجد میں جا سوئے (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ مطبوعہ مصر)
اور حضرت عثمان کے جنازہ پر کامل ابن اثیر جلد ۳ ص۷۶ میں لکھا ہے کہ عثمانؓ کے جنازہ پر علیؓ اور طلحہؓ اور زید بن ثابت اور کعبؓ بن مالک حاضر ہوئے ۔ عبارت حسب ذیل ہے ۔
"وقیل شہد جنازتہ علی وطلحۃ وزید بن ثابت وکعب ابن مالک "
باقی شیعہ صاحبان نے جو اصحاب ثلاثہ کے متعلق یہ لکھا ہے ۔ کہ اگر وہ مومن ہوتے تو خلافت متنازعہ فیہا کو خدا اور رسول کی طرف لے جاتے ۔
جواب :۔ وہ خدا اور رسول کی طرف لے گئے ۔ کیونکہ اللہ نے ان کو خلیفہ بنایا اور مسلمانوں کا اتفاق ان پر ہوا ۔ اور خدا نے اپنے فضل سے ان کی تائید کر کے ان کی تصدیق کی ۔ اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق وہ چلے ۔ پس اللہ اور

رسول ان کے ساتھ ہیں اور حضرت علیؓ بھی ان کی تائید میں ہے۔ جیسا کہ معاویہؓ
کی طرف خط سے ثابت کیا گیا۔ اور آپ کے جتنے اعتراضات ہیں۔ نصوص
قرآنیہ کے صریح خلاف ہیں۔ قرآن کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ الآیتہ اور
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا اور يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اَفْوَاجًا اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ صحابہ کی شان میں فرماتا ہے۔

آیت استخلاف پر سوال کرتے ہیں۔ کہ کشاف نے مِنْ کو بیانیہ لکھا ہے۔

جواب:۔ وہ شیعی ہے نہ سُنّی مِنْ بیانیہ نہیں۔ بلکہ تبعیضیہ ہے۔ اور
سارے مومن اچھے عمل والے بھی خلیفہ ہیں۔ کیونکہ خلیفہ برحق کے وہ تابع
ہیں۔ جیسے بنی اسرائیل کو فرمایا وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔ کہ اے بنی اسرائیل
تم کو بادشاہ بنایا۔ حالانکہ ہر فرد بادشاہ نہیں ہوا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ نبی بنانا بھی اللہ کا کام ہے۔ اور نبی کا نائب
بنانا بھی اسی کا فعل۔ جیسے نبی کی نبوت کا ثبوت اللہ تعالےٰ اپنی خاص
نصرت سے دیتا ہے۔ ایسے ہی ان کے جانشینوں کا ثبوت بھی اپنے فعل سے
وہ دیتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے کلام میں یوں فرمایا ہے۔ کہ خلیفہ میں
بناؤں گا اور میں ہی ان کو تمکنت بخشوں گا۔ پس ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خدا
تعالےٰ کے رسولؐ کے نائب ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ نے قیصر و کسریٰ جیسے
جباروں کو اُن کے خادموں کے پاؤں تلے روندا۔

ہم نے یہ پیش کیا تھا کہ وہ سچے مومن اور مہاجر ہیں۔ رسول اور
مومنین کی شہادت سے ان کا ایمان ثابت ہے۔ اگر ان کو مومن نہ مانا جائے

اور نہ خلیفہ برحق تو دین اسلام کا پھر کچھ بھی نہیں رہتا۔ پہلے پرچہ میں ہم نے شیعہ اثنا عشریہ کی کتب معتبرہ سے بنقل عبارت حوالجات دیئے۔ مگر آپ کی طرف سے شکایت جاری ہے۔ کہ کسی شیعہ کی کتاب سے ثبوت نہیں دیا گیا۔ آپ ہمارے پرچہ اوّل کو دوبارہ غور سے پڑھیں۔ وہاں ہم نے یہ بتایا ہے۔

اور جس قدر آپ نے اپنے مدعا کے اثبات میں حوالجات دیئے ہیں وہ تصحیح نقل کے محتاج ہیں۔ کیونکہ حوالجات میں نقل عبارت کی آپ نے تکلیف نہیں اٹھائی۔ آپ کے حوالہ کی نسبت مشت نمونہ از خروارے سمجھئے۔ چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ صلا ۲۶۴ کا حوالہ دے کر آپ نے لکھا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے لشکر اسامہ کو تیار نہیں کیا۔ اور پیچھے بیٹھ رہے۔ بلکہ تحفہ اثنا عشریہ کے اسی صفحہ میں برخلاف اس کے یوں لکھا ہے:۔

"تجہیز جیش اسامہ ابوبکر برخلاف جمیع اصحاب نمودہ"

اور اسی طرح آپ نے تاریخ الخلفاء کے صلا ۲۵ کا حوالہ دے کر جو لکھا ہے وہ بھی بالکل غلط ہے۔ بس جبتک آپ اپنے حوالہ جات کی عبارتیں اپنی اصلی صورت میں پیش نہ کریں۔ قابل التفات نہیں سنیوں کے کسی پیش کردہ مسئلہ کی آپ تردید نہیں کر سکے۔ اور علیؓ کا خلیفہ بلافصل ہونا یونہی کہنے چلے جاتے ہیں۔

اگر آپ بے شمار مطاعن صحابہ بھی جمع کریں۔ تو قرآن کی ایک آیت آپ کی تردید کے لئے کافی ہے:۔

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا ... لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۔

کہ جو مہاجر ہیں ان کی تمام برائیوں کو معاف کر دونگا اور ان کو جنتوں میں داخل کروں گا۔ اگر یہ کہیں کہ وہ مہاجر اللہ کے لئے نہ تھے۔ حالانکہ خدا نے ان کی تصدیق کی اور وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ فرمایا اگر کوئی یہ کہہ دے کہ علیؓ کی ہجرت فاطمہؓ سے نکاح کی غرض سے تھی نہ اللہ کے لئے تو اس کا کیا جواب ہوگا؛

معاونین	مناظر
مولوی غلام احمد صاحب	حافظ روشن علی صاحب
مولوی ظہور حسین صاحب	
مولوی عبدالرحمٰن بھراجی صاحب	بقلم خود جلال الدین شمس
مولوی جلال الدین شمس صاحب۔	مولوی فاضل

پرچہ ٹھیک ۲ بجے دن کے ختم ہوا

ذوالفقار علی بقلم خود ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پرچہ جواب جواب الجواب

(۱) آپ نے پہلے پرچہ میں بھی اور اس پرچہ میں بھی اپنے دعوے کا کافی ثبوت نہیں دیا اور مسلمات شیعہ سے کچھ نہیں لکھا۔ جو لکھا وہ سب اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے اور خلاف قرآن لکھا۔

(۲) آپ نے ہم سے تصحیح نقل کا سوال کیا ہے۔ وہ حسب شرائط نامہ کردی جائیگی

(۳) البتہ بعض باتیں آپ کے اطمینان کے لئے کسی قدر اور وضاحت سے دہراتا ہوں۔ ملاحظہ ہوں :-

حضرات ثلاثہ امر بالمعروف کرنے والے نہیں تھے۔ ورنہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو علیؓ جو حق اور قرآن سے کسی وقت جدا نہیں ہوئے۔ (خصائص نسائی مترجم) کاذب غادر خائن آثم نہ جانتے۔ اور ان کے ساتھ حضرت عباسؓ عم رسولؐ بھی دوسرے گواہ نہ ہوتے۔ دیکھو مسلم جلد ۲ صفحہ ۹۱ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۲ کَذَبْتُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللہ نہ کہتے اور حضرت عمرؓ جُنبی کو پانی نہ ملنے کے عذر پر لَا تُصَلِّ نہ فرماتے۔ دیکھو تسہیل القاری پارہ ۲ صفحہ ۱۲۸ چھاپہ لاہور اور یوں نہ فرماتے کہ اگر ایک مہینہ بھی پانی نہ ملے تو تیمم مت کرو۔ دیکھو ازالۃ الخفا قلمی ورق ۲۰۸۔ اور حضرت عثمانؓ حکم بن عاص مخرج رسول اللہ کو نہ بلا لیتے اور مروان کو خمس وغیرہ نہ دیتے۔ برخلاف وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ الخ دیکھو ترجمہ تاریخ ابوالفدا جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۵۳ یہ سب باتیں

ان کی شاہد ہیں۔ کہ وہ آمر بالمنکر و ناہی عن المعروف تھے۔ جو علامات و اوصاف منافق سے ہے

(۴) حضرات ثلاثہ نہ مسلم تھے نہ مہاجر کیونکہ صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی صفویں مسلم اور مہاجر کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ کہ المسلم من سلم المسلمون من یدکا ولسانہ والمهاجر من هجر مانهی الله عنہ پس اگر وہ مسلم و مہاجر ہوتے تو رسول اللہ کی بیٹی ان کی ایذاؤں کے سبب رسول اللہ کی جناب میں فریاد نہ کرتی۔ جیسے کہ ہم اپنے پہلے پرچہ میں لکھ چکے ہیں۔ اور اگر صرف مکہ سے مدینہ آنے کا نام ہجرت اور مہاجرت ہوتا تو مسطح پر حد نہ پڑتی حالانکہ مسطح بدری تھا۔ چنانچہ مشکوٰۃ ربع ۴ صفحہ ۱۴ کے حاشیہ پر مذکور ہے۔ اور اس کا مہاجر و بدری ہونا تفسیر دُرِ منثور جلد ۵ صفحہ ۳ چھاپہ مصر میں لکھا ہے۔

(۵) حوالجات جو شرح نہج البلاغۃ کے نام سے دیئے گئے ہیں۔ نہیں معلوم یہ کونسی شرح ہے اور کون شارح ہے۔ لہٰذا ان حوالوں کی طرف التفات ہمارے لئے جائز نہیں کیونکہ شرحین نہج البلاغہ کی اہلسنت والجماعت نے بھی لکھی ہیں، اور شیعہ نے بھی لکھی ہیں۔

(۶) خطبہ للہ بلاد فلان میں ذرا آخری فقرہ ملاحظہ فرمایئے جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

کہ وہ دنیا سے کوچ کر گیا۔ اور ایسے مختلف راستوں میں لوگوں کو چھوڑ گیا۔ کہ نہ جس میں گمراہ ہدایت پاسکتا ہے نہ ہدایت یافتہ کو یقین کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔

اور ساتھ ہی اس کے جو کانٹ چھانٹ آپ نے اس خطبہ کی نقل و ترجمہ میں کی ہے۔ اس کو بھی غور فرما لیجئے۔

(۷) حضرت عثمانؓ و جناب علیؓ کو ہم پلہ ہونے میں جو آپ نے بحوالہ نہج البلاغہ لکھا ہے ذرا وہیں یہ لفظ استسفر ونی کو مدنظر رکھ کر دیکھئے کہ اس کلام میں جناب امیرؑ نے اپنی طرف سے حضرت عثمانؓ کو کیا کہا ہے۔ اور لوگوں کی طرف سے سفارۃً کیا کہا ہے۔ اور پھر وہیں یہ ذرا اس جملہ میں بھی غور فرمایئے۔ کہ جناب امیرؑ نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ فلا تکونن لمروان سیقۃ یسوقک حیث شاء اس سے معلوم ہو جائیگا کہ حضرت عثمانؓ کسی کے تابع ہیں یا متبوع اور پھر بتلایئے گا کہ خلیفہ رسول کی کیا شان ہوتی ہے۔

(۸) اور معاویہ کے نام خط جس کے بعض الفاظ بحوالہ نہج البلاغتہ آپ نے لکھے ہیں اور اس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ حضرات ثلاثہ خلیفہ رسولؐ تھے وہ جناب علیؑ نے علی عقیدۃ القوم فرمایا ہے نہ کہ بنا بر تحقیق۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے بھی جہنمی کو خطاب فرمایا ہے۔ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔ نیز اگر جناب امیرؑ حضرات ثلاثہ کو خلیفہ رسولؐ جانتے۔ تو خود ان کی بیعت سے انکار نہ کرتے۔ اور ان کو جھوٹا۔ ہے وفا خیانتی گنہگار نہ سمجھتے چنانچہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور پہلے پرچہ میں بھی مذکور ہو چکا ہے۔

(۹) یہ کہیں ثابت نہیں کہ جناب فاطمہؑ حضرت ابوبکرؓ کو حاکم شرعی سمجھ کر ان کے پاس اپنا مقدمہ لے گئیں۔ البتہ یہ ظاہر ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ پر اتمام حجتہ کرنے کو تشریف لے گئیں۔ اور ثابت کر دیا کہ حضرت ابوبکر برابر مخالف

قرآن ہیں۔ کیونکہ پارہ ۵ رکوع ۲ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۔ اور حضرت ابو بکرؓ نے جناب فاطمہؓ کے جواب میں اپنی بنائی ہوئی حدیث کہہ دی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب فاطمہؓ دنیا سے حضرت ابو بکرؓ پر رنجیدہ و غضبناک گئیں۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی صـ۴۳۵ و صـ۶۰۹ اور کتاب الامامۃ والسیاستہ صـ۲۱، ۲۲ ۔

(۱۰) ذرا فرمائیے کہ روم و فارس کے لوگ جب خادم بنائے گئے تھے۔ اس وقت شرار امت کون تھا اور خیار امت کون تھا۔ جس خیار امت پر وہ شرار امت مسلط ہوا ۔ دیکھئے مشکوٰۃ ربع ۴ صـ۶۳ اس کے لاحظہ کے بعد آپ پر قیصر و کسریٰ والی فتح کی حقیقت ..... کھل جائے گی۔ اور معلوم ہو جائے گا۔ کہ حضرات ثلاثہ کے ایمان اور خلافت کی کیا شان ہے ۔

(۱۱) پارہ ۴۔ رکوع ۵ میں ہے۔ کہ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ط یعنی اگر تم ایماندار ہو تو بمقابلہ کفار سستی اور بیدلی نہ کرو۔ پس اگر حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھ والے ایماندار تھے تو بمقابلہ عمر بن عبد ود جنگ خندق میں سست بیدل و خوفزدہ کیوں ہوئے۔ باوجودیکہ رسول خدا نے فرمایا بھی۔ کہ اگر ہمارا کوئی دوست ہے تو اس دشمن کا شر ہم سے دفع کرے۔ دیکھو معارج النبوۃ رکن ۴ صـ۱۲۹ اور روضۃ الصفا جلد ۲ غزوۂ خندق ۔

نیز حضرت عمرؓ بسبب خوف جان کے کفار قریش کے پاس خط لے جانے سے معذوری ظاہر نہ کرتے۔ دیکھئے معارج النبوۃ رکن ۴ ص ۱۵۲ اور ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۱۱۴ ؎

سید غلام علی شاہ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلم خود

اسماء معاونین

(۱) مولوی سید سیف علی شاہ صاحب
(۲) حکیم سید احمد علی شاہ صاحب
(۳) حافظ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب
(۴) مولوی ڈاکٹر سید اکبر علی شاہ صاحب

نقل دستخط صدر جلسہ بحروف انگریزی

دیو بیداس صاحب ہیڈ ماسٹر ایس۔ڈی۔ہائی سکول۔
جلال پور جٹاں

ٹھیک ساڑھے چھ بجے سے لے کر ساڑھے سات بجے ختم کیا گیا۔

نقل دستخط محافظ

جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل۔

شام کے پونے آٹھ بجے پرچہ لکھنا شروع ہوا۔ سید ذوالفقار علی شاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پرچہ آخری جواب جواب جواب الجواب

(۱) آپ پھر افسوس کرتے ہیں کہ مسلمات شیعہ سے کچھ نہیں لکھا۔ گویا آپ کے نزدیک نہج البلاغہ اور اس کی شرح مصنفہ ابن ابی الحدید اور کلینی اور تفسیر مجمع البیان اور ناسخ التواریخ اہل سنت کی کتابیں ہونگی۔ اللہ رے واقفیت اپنے مذہب سے۔

(۲) قرآن کریم سے قریباً آٹھ آیتیں پیش کی گئیں۔ وہ بھی سنیوں کی کتاب ہی آپ کے نزدیک ہوگی۔ غالباً آپ کا قرآن تو امام غائب کے ساتھ ہی غائب ہوگا۔

(۳) ایک اور آیت لیجئے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کہ جو مہاجر مجاہد فی سبیل اللہ ہوئے اور ان کو پناہ دینے والے انصار ہوئے وہ پکے مومن ہیں۔ مہاجرین وانصار کا فیصلہ حضرت علیؓ نے حجت مانا ہے اور وہ خط جو انہوں نے معاویہ کو لکھا۔ اگر تحقیق نہ ہوتی تو موجب رضاء الٰہی اس کو قرار نہ دیتے۔ کیا آپ کے نزدیک آیت کا مطلب یہ کہہ دینا کہ چونکہ آپ کے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ اس لئے آپ اپنی

خلافت کا ثبوت صحیح دیکھئے تو ہم نب مانوں گا تو ان کے پاس کیا جواب تھا۔ آخر کبھی بھی تو انہوں نے اپنی خلافت کا صحیح ثبوت پیش کیا ہوتا ۔

(۴) آپ کا یہ پیش کرنا کہ مسلم میں عمرؓ کا قول ہے کہ علیؓ کی رائے اس کے اور ابوبکرؓ کے متعلق کاذب غادر آثم اور خائن کی ہے۔ اور اس کے ساتھ عباسؓ عم رسول اللہ کو بھی شامل کیا ہے۔ کاش اس کے ساتھ عباسؓ کی رائے علیؓ کے متعلق بھی بیان کر دیتے جو عم رسول اللہ ہیں۔ جو عمرؓ کے سامنے علیؓ کی شکایت پیش کرتے ہوئے کاذب غادر خائن آثم الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ علیؓ نے تو اپنے الفاظ میں یہ شیخین کی نسبت قطعاً نہیں کہا۔ یہ تو عمرؓ نے ان کو ڈانتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث کہ رسول اللہ کا ورثہ مال کی صورت میں تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ابو بکرؓ کی عدالت میں آئے پھر میری عدالت میں فیصلہ لیا۔ کیا ابو بکرؓ مجھ کو کاذب وغیرہ سمجھتے ہو۔ چاہیئے تھا کہ علیؓ کہتے کہ ہاں صاحب ایسا ہی خیال کرتے ہیں ۔

اصل بات یہ ہے کہ جو الفاظ مسلم میں وارد ہوئے ہیں۔ یہ حدیث بخاری اور ابوداؤد میں ہے۔ لیکن یہ چار القاب ان میں نہیں کیونکہ یہ مسلم کی ان احادیث میں سے ہے۔ جو انہوں نے ادنیٰ طبقہ کی بیان کی ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی کتاب کے مقدمہ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ مقدم میں وہ حدیثیں لاؤں گا۔ جن کے راوی اعلیٰ ہوں گے۔ اور اس کے بعد ادنیٰ لوگوں کی۔ چنانچہ یہ حدیث اپنے محل کے لحاظ سے باب کی چوتھی حدیث ہے۔ ورنہ جو عقیدہ عمر اور ابو بکر کی نسبت بالفاظ علیؓ مسلم نے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے ۔

فالتفت الیہ فاذا ھو علی فترحم علی عمرؓ وقال ماخلفت

احداً احب الیّ ان القی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک وذاک انی کنت اکثر اسمع رسول اللہ یقول جئت انا والوبکر وعمر الحدیث (مسلم جلد ۲ صـ۱۷۱ مطبوعہ مصر) ابن عباس حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ علیؓ ان کی چارپائی کے پاس آئے۔ اور درد ظاہر کیا عمرؓ پر اور کہا اے عمر تو نے کوئی شخص اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔ کہ وہ میرے لئے نمونہ ہو۔ کہ اس جیسے اعمال کر کے میں اللہ کے دربار میں جاؤں۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ سلائیگا۔ کیونکہ میں اکثر دفعہ رسول اللہ کے الفاظ میں تیرا اور ابوبکر کا ذکر اکٹھا ہی پاتا تھا۔

(۵) حضرات اصحاب ثلاثہ مسلم اور مہاجر تھے۔ چنانچہ نہج البلاغہ اور اس کی شرح سے پہلے پرچہ میں بتا دیا گیا ہے کہ وہ مہاجر مسلمان تھے۔ اور ان کے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو کوئی بے جا ایذا نہیں پہنچی۔ حق کے لئے کسی کو تکلیف پہنچانا وہ خدا کی طرف سے جزا ہے نہ کہ پہنچانے والوں کی طرف سے۔ اگر غلطی سے زہراؓ ناراض ہوئیں تو پھر ان کا راضی ہونا بھی آپ کی کتابوں سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ اور دو دفعہ علیؓ سے فاطمہؓ کا ناراض ہونا ثابت ہے اور علیؓ کا ان کو راضی کرنا ثابت نہیں۔ جیسا کہ مفصل پہلے لکھا جا چکا ہے۔

(۶) نہج البلاغہ کی شرح عبدالحمید ابن ابی الحدید شیعہ کی ہے۔

(۷) نہج البلاغہ میں جو ابوبکرؓ یا عمرؓ کی تعریف کی گئی ہے اسکے بعد یہ فقرہ کہ وہ چلا گیا۔ اور لوگوں کے لئے ایسے طریقوں کو چھوڑ گیا۔ کہ اب گمراہ اس میں

راستہ نہیں پا سکتا۔ یہ تو فقرہ حضرت علیؓ کی مذمت ہے۔ جب علیؓ جیسا نور بیٹھا ہو تو کیوں لوگ ہدایت نہیں پاتے۔ اور عمرؓ کی یہ مذمت نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اس کے متعلق کہہ چکے ہیں کہ اس نے خدا خوفی سے اللہ کے حقوق ادا کر دیئے۔

(۸) ہم نے جو حضرت علیؓ کے قول سے عثمانؓ کی مساوات علمی کو ثابت کیا ہے وہ تو ان کے صاف الفاظ سے ظاہر ہے۔ باقی علیؓ لوگوں کے خیالات سے متاثر ہو کر خلیفۂ وقت کو نصیحت کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو لوگوں کا سفیر قرار دیتے ہیں۔

(۹) فاطمہؓ کا ابوبکرؓ کے پاس شرعی حکم سمجھ کر نہ جانے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے دعویٰ میراث پیش کیا ہے۔ اور پہلے پرچہ میں اصول کافی کے حوالہ سے بتایا جا چکا ہے کہ میراث اور دین کا دعویٰ اگر مدعی کا حق بھی ہو۔ تو بھی غیر شرعی کے پاس لے جانا گناہ عظیم ہے۔ اور اگر وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے۔ تو اس کا لینا مدعی کے لئے حرام ہے۔

(۱۰) تعجب ہے کہ ابوبکر کی پیش کردہ حدیث لانورث ما ترکنا ہ صدقۃ کو آپ تراشیدہ حدیث بتاتے ہیں۔ حالانکہ اس حدیث کو ماننے والے اور جاننے والے علاوہ ابوبکر کے مندرجہ ذیل اصحاب ہیں۔ علیؓ۔ عمرؓ۔ عباسؓ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ عثمانؓ۔ سعدؓ۔ زبیر بن عوام۔ حذیفہ ہیں۔ اور اسی کی تائید شیعوں کی مسلمہ کتب سے لیجئے۔ ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا و انما ورثوا احادیث من احادیثھم (اصول کافی کتاب العلم ص۱۸) کہ انبیاء نے درہم اور دینار کا وارث نہیں بنایا۔ صرف

اپنی باتوں کا وارث کیا ہے۔ جیسا سلیمان داؤد کا وارث ہوا۔ ویسے ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہوئے۔ اصول کافی ص۱۳۷ ۔

(۱۱) اصحاب ثلاثہ کے بزدل ہونے کی اچھی کہی۔ جب تک وہ زندہ رہے شیر خدا کو دم نہ لینے دیا۔ چڑیوں کے لئے بسیرے ہوئے اور لومڑیوں کے لئے ماندیں۔ پر اسد اللہ الغالب علی کل غالب کو چپہ بھر زمین کا مالک نہ ہونے دیا۔ اور آپ کی پیش کردہ آیت جن میں مومن کی شان یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کہ تم ہی اونچے رہو گے۔ علیؓ کو خاصہ فائق ثابت کرتی ہے۔ کیا اس آیت سے آپ کو یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اصحاب ثلاثہ بوجہ غالب ہونے کے مومن ہیں ۔

(۱۲)۔ اور آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت علیؓ نے حضرات ثلاثہ کی بیعت سے انکار کیا ہے اپنی کتابوں سے پرلے درجہ کی ناواقفیت پر دال ہے۔ اصحاب ثلاثہ کی انہوں نے بیعت کی۔ آپ ناسخ التواریخ ہی پڑھ لیتے۔ کہ جس میں حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی بیعت کے علاوہ حضرت عثمانؓ کی بیعت کے متعلق لکھا ہے۔ ثم مد یدہٗ فبایع (ناسخ التواریخ جلد ۱ کتاب دوئم ص۲۴۹) کہ حضرت علیؓ نے ہاتھ بڑھایا اور بیعت کی ۔

ہم نے قرآن مجید سے اصل دلائل پیش کئے۔ اور کتب شیعہ سے پوری تائید پیش کی اور جو کچھ سوالات شیعہ کی طرف سے پیش کئے گئے ان کی تردید کی۔ اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا ان کی طرف سے قرآن کے مقابلہ میں قرآن — حدیث کے مقابلہ میں حدیث۔ اور تاریخ کے مقابلہ میں تاریخ نہیں

پیش کر سکے۔ اور جو کچھ انہوں نے پیش کیئے ان کے حوالوں کی غلطیاں اس سے پہلے پرچہ میں بتا چکے ہیں ایک نمونہ اس میں لکھا جاتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کامل جلد ۳ صفحہ ۸۳ میں لکھا ہے کہ صحابہ نبی نے حضرت عثمانؓ پر یہ اعتراض کیا۔ کہ اس نے دین نبیؐ کو بگاڑ دیا ہے اور مفسدہ میں ڈال دیا ہے حالانکہ یہ کامل کے اس صفحہ میں موجود نہیں ہے۔ ایسا ہی مشکوٰۃ کی حدیث کے معنی غلط کیئے ہیں۔ اگر موسیٰ ظاہر ہوتے واسطے تمہارے تو تم پیروی کرتے ان کی اور چھوڑ دیتے تم مجھ کو۔ اور البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھے راستہ سے۔ حالانکہ حدیث کے الفاظ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ہیں کہ اگر موسیٰ کے ظاہر ہونے پر اس کی پیروی کرو۔ اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ۔

اور اس سے پہلے پرچہ میں باوجود تقاضا کرنے کے بھی حوالجات کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مناظر

حافظ روشن علی صاحب | بقلم جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل۔

معاونین

(۱) مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل (۳) مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھراجی

(۲) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل (۴) جلال الدین شمس مولوی فاضل

ٹھیک ۹ بجے شب کے تحریر ختم ہوئی۔

سید ذو الفقار علی بقلم خود۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ

امّا بعد :۔ دعوے شیعہ اثنا عشریہ بمقابلہ اہل سنت والجماعت کہ جناب امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلافصل و نائب برحق ہیں۔

ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ایمان دار نہ تھے۔ اور نہ محمد الرسول اللہ کے خلفاء یعنی نائب برحق تھے۔

تاریخ مناظرہ ۲۵ و ۲۶ رفروری ۱۹۲۳ء ہوگی

سید سیف علی شاہ ساکن جلالپور جٹاں۔ بقلم خود۔

۲ رفروری ۱۹۲۳ء

رام سرنداس شاہد بقلم خاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونستعینہ ونتوکل علیہ وھو السمیع البصیر وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین

(۱) ہم پہ خلافت بلا فصل علیؑ اور عدم ایمانداری حضرات ثلاثہ کی اور ان کا خلیفہ نبیؐ نہ ہونا بمقابلہ اہل سنت والجماعت رکھا گیا ہے جس کے بارے میں ہم فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ پہلے آیہ قرآنی پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ اس آیت کے بموجب جناب علیؑ رسول اللہ کے خلیفہ بلافصل ہیں۔ کیونکہ آیت میں ولی بمعنی حاکم ہے۔ نہ کہ بمعنی دوست وغیرہ۔ اس واسطے کہ اگر لفظ ولی کے معنی حاکم نہ لیے جاویں۔ تو لفظ ولی کا یہاں پہ مذکور ہونا کچھ حقیقت نہ رکھے گا۔ اور تفسیر کبیر فخر الدین رازی اور تفسیر غرائب القرآن اور مطالب السؤل اور تذکرہ خواص الامۃ وغیرہ کتب اہل سنت والجماعت میں موجود ہے کہ یہ آیت شانِ جناب علیؓ میں نازل ہوئی ہے۔ پس جبکہ خدا کا مقرر کیا ہوا حاکم موجود ہو۔ تو اس کی موجودگی میں کسی دوسرے کو حکومت دینی یعنی خلافت نبیؐ کا وارث یا مالک سمجھنا سراسر باطل۔

پس جبکہ اس کی موجودگی میں اور کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ تو علی رضہ کے خلیفہ بلافصل رسول ہونے میں کوئی شک نہ رہا۔

(۲) ترجمہ تاریخ ابو الفدا جلد ۱ ص ۲۷ تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۸ روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۵۱ کنز العمال جلد ۶ کتاب الفتن ص ۳۹۶ میں ہے۔ کہ رسول اللہ نے

فرمایا۔ علیؓ میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے۔ تمہارے درمیان۔ اس کی سنو اور اطاعت قبول کرو۔ چونکہ رسول اللہ نے سوائے علیؓ کے اور کسی کے لئے ایسی نص نہیں فرمائی۔ لہٰذا علیؓ کے خلیفہ بلا فصل ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا۔

(۳) خصائص نسائی مترجم ص۲۳ حدیث نمبر ۲۳ میں ہے۔ کہ "فرمایا رسول اللہ نے اے علیؓ تو میرا خلیفہ ہے ہر ایماندار میں بعد میرے" چونکہ ایسی نص حضرت صلعم نے سوائے علیؓ کے اور کسی کے حق میں نہیں فرمائی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ خلیفہ بلا فصل علیؓ ہی ہیں۔

(۴) ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۲۴۴ میں ہے کہ علیؓ کے بارہ میں فرمایا حضرت نے اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسیٰ الا انہ لیس بعدی نبی انہ لا ینبغی ان اذھب الا انت خلیفتی رسول اللہ کی طرف سے یہ نص صریح ہے۔ کہ علیؓ بعد از نبیؐ خلیفہ بلا فصل ہیں کیونکہ اور کسی کے بارے میں ایسا نہیں فرمایا۔

(۵) ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۲۴۴ اور خصائص نسائی مترجم ص۳۵ میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علیؓ ولی ہیں ہر مومن کے پیچھے میرے اس حدیث میں ولی بمعنی دوست نہیں ہے کیونکہ دوست تو ہر مومن کے رسول اللہ کی حیات میں بھی تھے۔ اور کسی وقت میں بھی وہ جناب کسی مومن کے دشمن نہیں تھے پس معلوم ہوا کہ حدیث میں ولی بمعنی حاکم لغات عرب اور قرآن مجید میں موجود ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۵ رکوع ۴ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ اور پارہ ۲۵ رکوع ۲ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ملاحظہ ہو۔

(۶) خصائص نسائی مترجم ص۹۵ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں۔ اور جس کا میں ولی ہوں اس کا علیؓ ولی ہے۔ اس حدیث میں بالکل صاف ہے کہ اللہ رسول اللہ کا حاکم ہے۔ اور مومنین کے حاکم رسول اللہ ہیں اور جس کے حاکم رسول اللہ ہیں اس کے حاکم علیؓ ہیں۔

(۷) حدیث ثقلین یعنے انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی الخ جو کہ کتاب مشکوٰۃ ومشارق الانوار ص۵۱ وغیرہ میں اہل سنت والجماعت کے موجود ہے اور صاحب صواعق محرقہ نے لکھا ہے۔ کہ بیس سے زیادہ طرق کے ساتھ یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ دیکھئے براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ علیؓ رسول اللہ کے خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اس لئے کہ وہ اہلبیت رسول میں ہیں۔ (چنانچہ دیکھئے مشکوٰۃ باب مناقب اہلبیت) اور روضۃ الندیہ ص۱۶۵ میں ہے کہ علیؓ راس الآل ہیں۔ اور دراسات اللبیب میں ہے۔ کہ اہلبیت معصوم ہیں۔ پس نتیجہ صاف یہ نکلا کہ علیؓ معصوم ہیں۔ اور معصوم کے ہوتے غیر معصوم حاکم نہیں ہوسکتا۔ اور یہ کوئی بھی فرد بشر نہیں کہہ سکتا کہ حضرات ثلاثہ معصوم تھے۔ پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ علیؓ جیسے معصوم کی موجودگی میں حضرات ثلاثہ جو غیر معصوم ہیں۔ خلیفہ ہوسکیں۔

(۸) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات ثلاثہ رسول اللہ کی طرف سے مامور تھے کہ پیروی کریں علیؓ کی۔ اور ان کے محکوم رہیں۔ کیونکہ حضرات ثلاثہ

اہلبیت میں سے تو ہیں نہیں اور یہ حکم رسول قیامت تک کے لوگوں کے لئے یکساں ہے۔ کہ وہ اہلبیت کے مطیع و محکوم رہیں۔ ورنہ گمراہی اور ضلالت سے بچ نہیں سکتے۔ اور جو شخص اہلبیت کی موجودگی میں حاکم یعنی خلیفہ نبی بن بیٹھے اور اہلبیت سے اپنے لئے بیعت چاہے۔ کیا وہ حکم رسول کا مخالف نہ ہوا۔ اور گمراہی و ضلالت میں نہ پھنسا۔ تو کیا گمراہ اور ضال ایماندار ہو سکتے ہیں۔ اور پھر اس پر یہ کہ خلیفہ نبی کہلائیں۔ العجب ثم العجب

(۹) ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۷۴۴ ۔ خصائص نسائی مترجم مشکوٰۃ وغیرہ کتب مستندہ اہل سنت والجماعت میں موجود ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس کا میں مولی ہوں۔ اس کا علیؓ مولی ہے۔ مولی کے معنے ہیں۔ اولی بالتصرف چنانچہ دیکھئے صحیح بخاری کی تفسیر سورۃ الحدید میں۔ پس جبکہ اولی بالتصرف موجود ہے اور ایسا اولی بالتصرف کہ خود جس کو حضرت عمرؓ نے اولی بالتصرف مانا ہوا ہے۔ کہ یا ابن ابی طالب اصبحت و امسیت مولی کل مؤمن و مؤمنۃ (دیکھئے مشکوٰۃ ربع ۴ صـ۳۹۷) تو ان کی موجودگی میں حضرت عمرؓ کا اپنی حکومت اور خلافت کا مدعی ہونا حضرت عمرؓ کیلئے کیونکہ منافی ایمانداری نہ ہوگا کیونکہ اپنے کہے کا خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی کتاب الایمان میں ہے ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں خدا فرماتا ہے:۔

يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ۔ اور حضرت عمرؓ و حضرت ابوبکرؓ ایماندار ہوتے۔ جناب علیؓ جو معصوم ہیں انکو

ہرگز کاذب۔ خائن۔ غادر۔ آثم نہ جانتے۔ اگر کہیئے کہ صحیح مسلم میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت عباس رض نے جناب امیر کو بھی ایسے الفاظ سے یاد کیا۔ تو یہ صحیح مسلم اہل سنت والجماعت کی کتاب ہے۔ شیعہ اثنا عشریہ پر کیونکر حجت ہو سکے گی اور شیعہ یہ کب مانتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے۔ بلکہ بہت سا حصہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں کی عدم دیانتداری کی وجہ سے یہ بھی اعتبار نہیں رہا۔ کہ انہوں نے جو کچھ بھی فضائل اہلبیت میں لکھا ہے۔ وہ بطیب خاطر لکھا ہے یوں تو کلمہ پڑھنے کو منافق بھی پڑھ لیا کرتے ہیں۔ مگر جب تک دل سے کلمہ کی تصدیق نہ کریں گے ان کا کلمہ پڑھنا بھی قبول نہ کیا جائیگا۔

چنانچہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ؕ ذرا غور کیجئے۔ کہ منافق بیچارے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ رسالتِ رسول برحق کی شہادت دے رہے ہیں۔ اور خدا شہادت دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ایمانداری کسی اور ہی چیز کا نام ہے۔

ہم تو اہلسنت والجماعت کی کتابوں سے اس واسطے اپنے دعوے کی دلیل پیش کیا کرتے ہیں بمقابلہ اہل سنت والجماعت تاکہ ان کو مجال چون و چرا نہ رہے۔ کیونکہ وہ ان کی مانی ہوئی کتابیں ہیں اگر ہم ایسی کتاب سے دلیل پیش کریں جو ان کے مذہب کی نہ ہو تو وہ کیونکر اسے اپنے اوپر حجت مان

لیں گے۔ دیکھئے اپنی مسلمہ کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی میں کہ اس میں صاف لکھا ہے کہ ھذا اللفظ الذی وقع لا یلیق ظاھرہ بالعباس وحاش لعلّی ان یکون فیہ بعض ھذہ الا وصاف فضلاً عن کلھا۔ اور اس میں بھی اچھی طرح غور کر لیجئے۔ کہ اس ساری حدیث کو کسی طرح سے شارح صحیح مسلم نے مجروح و مقدوح نہیں کیا۔

(یہاں سیف علی شاہ سے امداد لیکر پارۂ ہفت قرأت نکلوایا۔ محمد عبدالرحمن)

(۱۰) سورۃ الانشراح کی تفسیر میں دیکھئے۔ رسول اللہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔ اِذَا فَرَغْتَ من امر النبوۃ فَانْصَبْ خلیفہ (پارہ ہفت قرأۃ مطبوعہ حیدری بمبئی)

تو اب اہلسنّت والجماعت فرمائیں کہ اس حکم کے بموجب رسول اللہ نے کس کو خلیفہ مقرر کیا، کیا حضرات ثلاثہ کو یا علی مرتضٰے کو۔ بیشک حضرات اہلسنت والجماعۃ ہرگز کہیں نہیں دکھلا سکتے کہ رسول اللہ نے حضرات ثلاثہ کو خلیفہ کیا۔ ہاں یہ دکھلائیں گے کہ ان کی خلافت کی بنا اہل سقیفہ کی پنچایت پر ہے۔ اور عوام کو خوش کرنے کے لئے یہ کہہ دیں گے کہ اہل سقیفہ کا فعل خدا کا فعل ہے اگر یہی بات ہے تو اہل سنت کے پاس کیا دلیل ہے۔ کہ کسی چور یا بطال کے فعل کو فعل خدا نہ کہیں۔ یہ بات بھی واضح ہو جانا چاہیئے۔ کہ اہل سقیفہ اس تعریف کے موافق و مطابق مہاجر تھے۔ جو صحیح بخاری سے اس سے پہلے پرچوں میں شیعہ اثنا عشریہ دکھلا چکے ہیں دیکھئے جن مہاجرین والنصار کے معاملات باہمی مشورت سے طے ہوا کرتے ہیں۔

نوٹ:- مولوی فیض محمد سے امر کی قسمیں مختصر معانی سے دریافت کی گئیں۔ اور انہوں نے سولہ قسمیں بتائیں محمد عبدالرحمن) وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الخ جو اوصاف ان لوگوں کے جن کے معاملات باہمی مشورت سے طے پاتے ہیں۔ اس آیہ میں مذکور ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی ایک وصف بھی اہل سقیفہ میں پائی جاتی ہے۔ اور اس امر کو اہل سنت والجماعت امر خلاف ثابت کر سکتے ہیں ؟

(۱۱) ذرا دیکھئے مطالب السئول اور تذکرہ خواص الامتہ میں یوم غدیر کا احوال کہ جس وقت رسولؐ اللہ نے ایک لاکھ ۲۰ ہزار صحابہ کے درمیان جناب علیؑ کو حاکم اور اولی بالتصرف تمام مومنین پر مقرر فرمایا ہے۔ تو پھر معلوم ہوا کہ علیؓ خلیفہ بلافصل ہیں یا نہیں۔ اور جو کوئی علیؓ کو مولیٰ نہ جانے وہ وصف ایمانداری سے علیحدہ ہوتا ہے یا نہیں۔

میرے اہل سنت والجماعت بھائیو! دنیا کی چند روزہ حکومت ملکی کسی طرح سے مل جانے پر کوئی شخص خلیفہ نبیؐ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ جارج پنجم اور قیصر جرمن اور بالشویک سب خلفائے نبی ہو جائیں گے۔ اور آیت استخلاف کے پورے پورے مصداق۔ بقول اہل سنّت والجماعت اور حضرات ثلاثہ سے کہیں بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ جتنی حکومت ملکی جارج پنجم۔ قیصر جرمن وغیرہ کی ہے اتنی حضرات ثلاثہ کی وسعت ملکی نہ تھی۔

(۱۲) حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمرؓ زوجہ رسولؐ تھیں۔ پس وہ حضرت فاطمہؓ کی ماں ٹھہریں۔ تو اب حضرت عمرؓ فاطمہؓ کے نانا ہوئے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ حضرت عمرؓ نانا فاطمہؓ کے فاطمہؓ کی بیٹی سے جو حضرت عمرؓ کی پڑنواسی ٹھہریں۔

بقول اہلسنت نکاح کریں اور اس پر تعجب کہ حضرت عمرؓ اس وقت ۶۴ یا ۶۵ سال کے ہوں اور ان کی پڑنواسی حساب کرنے سے کوئی ۵۔۶ سال کی ہو۔ واہ رے موافقت قرآن۔ (۱۳) حضرت فاطمہؓ تا دمِ زیست حضرت ابوبکر سے راضی نہ ہوئیں دیکھئے صحیح بخاری ص۲۵۴

(۱۴) حافظ روشن علی صاحب کل بالاعلان فرما چکے ہیں کہ شیعہ اثنا عشریہ کے مقابل خارجی ہوا کرتے ہیں۔ اب اہل سنت خود ہی انصاف فرمائیں کہ بقول حافظ صاحب اپنے منتخب کردہ مناظر کے وہ کیا ٹھہرے۔

سید غلام علی شاہ۔ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلمہ

معاونین:
- جناب سید اکبر علی شاہ صاحب
- جناب حکیم جمشید علی صاحب
- جناب ذوالفقار علی شاہ صاحب
- جناب سید عنایت علی شاہ صاحب

صدر جلسہ

نقل دستخط بحروف انگریزی

لالہ ملک راج صاحب سیکنڈ ماسٹر

ایس ڈی ہائی سکول جلالپور جٹاں

نقل دستخط محافظ

پرچہ گیارہ بجے رات ختم ہوا

محمد عبدالرحمٰن قادری بھراجی بقلم خود

نوٹ

میں نے ایک سگریٹ مانگ کر اہل شیعہ سے لیکر پیا۔

محمد عبدالرحمٰن

گیارہ بج کے ۵۰ منٹ پر شروع کیا گیا۔ سید ذوالفقار علی محافظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پرچہ اوّل جواب

شیعان نے حضرت علیؓ کے خلیفہ بلافصل ہونے کیلئے دو آیتیں پیش کی ہیں

اوّل :- اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الآیۃ

جواب :- یہ دلیل بالکل صحیح نہیں۔ جس کے وجوہ یہ ہیں :-

کہ لفظ انما کلمہ حصر کا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا سے مراد اگر علیؓ ہوں۔ تو باقی المۂ مسلمہ شیعہ کی خلافت باطل ہوئی۔

وجہ دوم :- یہ کہ لفظ ولی دوست اور ناصر اور حاکم کے معنی میں مشترک ہے لفظ مشترک کسی ایک معنی میں قطعی حجت بلا دلیل نہیں ہو سکتا۔

وجہ سوم :- وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لفظ جمع ہے۔ پس اس امر سے مراد صرف علیؓ لینا تحکم ہے۔

وجہ چہارم :- یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ زکوٰۃ دینا علیؓ پر صادق نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ ثابت نہ کیا جائے۔ کہ وہ مالک نصاب آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا۔

وجہ پنجم ۔ یہ ہے کہ اگر اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا سے آیت مذکورہ میں مراد علی ہو۔ تو اس سے دوستی کرنے والے گروہ کو اللہ تعالیٰ نے غالب فرمایا ہے۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔

وجہ ششم اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا میں پہلی صفت ایمان ہے۔ ایمان علیؓ

کی کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی۔ کوئی شبہ کرسکتا ہے کہ وہ بوجہ آنحضرت کے گھر میں پرورش پانے کے بظاہر ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور رشتہ فاطمہؓ کی وجہ سے ہجرت کی ہو۔

وجہ ہفتم۔ جو حوالجات سنیوں کی کتب سے پیش کئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ مراد اس آیت میں علیؓ ہیں۔ ان کا اندراج بغرض تردید قول شیعہ ہے۔ نہ کہ اصل قول کے لحاظ سے سنیوں کے نزدیک حجت کتاب اللہ ہے۔ اور وہ حدیث رسول اللہ ہے۔ جو صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو۔ چار اماموں میں سے کسی کا قول خود اس امام کی کتاب میں سے دکھایا جاوے۔ اول سے آخر تک کتاب اللہ جیسا وہ کسی کو صحیح نہیں جانتے۔

وجہ ہشتم۔ اس آیت میں ولیؔ کے معنی محب و ناصر کے معنے اولٰے ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں نصاریٰ اور یہود کی دوستی سے روکنے کے بعد اللہ اور رسول اور مومنوں کی دوستی کی ترغیب دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں یہ آیت اصحاب ثلاثہ کی تائید میں ہے جس کی دو وجہیں ہیں۔

ایک یہ کہ اس آیت سے پہلی آیت یہ ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ الآیہ کہ اے مسلمانو! جو مرتد ہوگا تو خدا ایک غالب قوم کو لائیگا۔ جو کافروں پر غلبہ حاصل کریں گے۔ اور مومنوں کے ساتھ نرمی کریں گے۔ اور مجاہد فی سبیل اللہ ہوں گے۔ عرب لوگ مرتد ہوئے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد۔ پھر ان کے مسلمان بنانے کے لئے سوائے ابوبکرؓ اور اس کے اصحاب کے اور کون کھڑا ہوا؟

دوسری۔ وجہ یہ کہ اس آیت کے بعد وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے دوستی رکھنے والوں کو اللہ کا غالب گروہ قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ اصحاب ثلاثہ ہیں۔

عَلاوہ ازیں اگر وہ خلیفہ بلا فصل تھے۔ تو جب ابوبکرؓ کی طرف وہ بلائے گئے۔ تو تب ان کو اعلان کرنا چاہیئے تھا۔ عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کے وقت انکو اعلان کرنا چاہیئے تھا۔ اور اپنی بیعت کے وقت ان کو اس بات کا اعلان کرنا چاہیئے تھا حالانکہ ان کو لوگوں نے مجبور کر کے خلیفہ بنایا۔ چنانچہ نہج البلاغہ مشہدی ورق ۳۰۔ اور ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب دوئم صفحہ ۱ میں لکھا ہے۔

دعونی والتمسوا غیری وان ترکتمونی فانا کاحدکم ولعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم وانا لکم وزیرا خیر الکم منی امیرا ۔جس کا حاصل یہ ہے لوگو مجھے چھوڑ دو۔ کسی اور کو تلاش کرو میں جسے بھی تم خلیفہ بناؤ گے۔ اس کا خوب مطیع اور حکم سننے والا رہونگا اور میرا وزیر رہنا تمہارے لئے نہایت اچھا ہے میرے امیر ہونے سے۔

پس علیؓ کا خلیفہ بلا فصل ہونا شیعوں کا دعویٰ بلا دلیل اور سراسر باطل ہے

(۲) نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ صرف کسی سنی کی کتاب سے کسی حوالہ کا بلا حوالہ لکھ کے نشان دے دینا سنیوں پر حجت نہیں۔ جب تک جو حدیث آپ نقل کریں سنیوں کے ائمہ تنقید سے اس حدیث کی تصحیح اور ان روایات کا ثقہ ہونا جو اس کی سند میں وارد ہیں۔ ثابت نہ کریں۔ وہ کسی سنی پہ حجت نہیں۔ اور نہ قابل التفات ہے۔ جتنی احادیث کے آپ نے حوالہ کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ نقل عبارت نہیں کی۔ اس لئے وہ قابل التفات نہیں۔

(۳) ولی کے معنی آیت پہلی میں اور حدیث خصائص نسائی میں حاکم کے معنے بالکل نہیں۔ کیونکہ تین حاکم ایک وقت میں کیسے جمع ہوئے۔ اللہ اور رسولؐ اور علیؓ ہر مومن کے حاکم کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مومنین کا دامن تو قیامت تک ہے۔ علیؓ تو تھوڑی مدت کے بعد فوت ہو گئے۔ اب اُنکی حکومت کہاں؟

(۴) حدیث الثقلین میں حضرت علیؓ کے خلیفۂ بلا فصل ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں لفظ عترت وارد ہے۔ جس کے معنی یا تو ذریت کے ہیں۔ تب علیؓ آپ کی ذریت میں نہیں۔ اور یا اس کے معنی اتباع کے ہیں استعلاقاً۔ تو اس میں اصحاب ثلاثہ بھی شامل ہیں۔ اور تعجب ہے کہ حضرات شیعہ اہلبیت کے تمام افراد کو نہیں مانتے بلکہ بارہ آدمیوں کو خاص کر لیا ہے۔ تبھی تو اثنا عشریہ کہلاتے ہیں۔ اور اہل بیت میں اگر سب کو مانتے۔ تو اہل بیتیہ کہلاتے۔

(۵) دعویٰ معصومیت اہلبیت۔ یہ واقعات اور عقل اور قرآن کے خلاف شیعوں کی بناوٹ ہے۔ واقعات میں سوائے بارہ امام کے اوروں کو معصوم حضرات شیعہ کیوں نہیں مانتے۔ عقلی وجہ ان کی عصمت پر کوئی نہیں۔ قرآن مجید ان کو معصوم نہیں قرار دیتا۔ بلکہ ان کو رجس سے پاک کئے جانے کا محتاج قرار دیتا ہے۔ کیونکہ لفظ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ کہ خدا تمہارے سے گند دور کرنا چاہتا ہے۔ وجود گند کی دلیل ہے۔ ورنہ تحصیل حاصل ہے۔ جو کہ محال ہے اور اہل بیت کو اس کا دعوےٰ بھی نہیں۔ چنانچہ جن کو آپ راس الآل قرار دیتے ہیں۔ ان کا قول تو اپنے متعلق ملاحظہ کیجئے۔ فانی لست فی نفسی بفوق ان اخطیٔ ولا آمن ذلک من فعلی الا ان یکفی اللہ من نفسی

ماھو املك به منی فانما انا وانتم عبید۔ فابدلنا بعد الضلالة بالھدی واعطلنا البصیرۃ بعد العمیٰ" نہج البلاغہ مشہدی ص۱۷۲
میں اپنے نفس میں ایسا فائق نہیں ہوں۔ کہ غلطی نہ کروں۔ اور میں اپنے فعل میں غلطی کے وقوع سے امن میں نہیں مگر یہ کہ اللہ میری کفایت کرے۔ وہ میرے نفس کا مجھ سے زیادہ مالک ہے۔ میں اور تم لوگ سب خدا کے ہیں۔ سو خدا نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت بخشی۔ اور ہمیں بصیرت اندھے ہونے کے بعد بخشی۔

(۶) حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ" پیش کرنا کچھ مفید نہیں کیونکہ اس سے خلیفہ بلا فصل ثابت نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ مولے کے معنی محل محبت ہیں۔ جیسا کہ صیغہ ظرف سے ظاہر ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ جو مجھ سے محبت کرے۔ وہ علی رضؓ سے بھی محبت کرے۔ یا جس سے میں محبت کرتا ہوں علی رضؓ بھی محبت کرتا ہے۔ اور جس کا میں قریبی ہوں اس کا علی رضؓ بھی قریبی ہے۔ بخاری میں اولی بالتصرف نہیں لکھا۔ صرف اولی لکھا ہے جس کے معنی زیادہ تعلق والی ہے۔ کیونکہ وہاں لفظ مولی نار کی صفت ہے۔

(۷) باقی سنیوں کی کتابوں کے متعلق آپ عدم اعتماد ظاہر کرتے ہیں۔ اور سنی آپ کی کتابوں کو محض لغو جانتے ہیں۔ اسی واسطے تو قرآن کو حَکَم قرار دیا گیا ہے۔ جس سے آپ کوئی صحیح دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

(۸) دوسری آیت جو علی رضؓ کا خلیفہ بلا فصل ہونا ثابت کرتی ہے۔ وہ بقول شیعہ سورۃ الم نشرح ہے۔ کیونکہ اس میں لفظ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ آیا ہے جس کے معنی یہ کہتے ہیں کہ اے رسول جب تو فارغ ہو تو خلیفہ کھڑا کر۔

جواب: مشہور و مقبول قرآن میں صاد کی زبر کے ساتھ ہے جس کے لغت میں معنے تکلیف اٹھانا اور تھکنے کے ہیں۔ شیعوں کا خیال صاد کی زیر سے ہے۔ اور وہ سنیوں کے نزدیک صحیح نہیں۔ علاوہ ازیں علیؓ کی خلافت یہاں سے کیسے نکلی۔ جس کو رسول اللہ نے اپنی زندگی میں لوگوں کا امام کھڑا کیا۔ وہی خلیفہ برحق ہے۔ کیونکہ اسی کا دعویٰ اسی کے ساتھ واقعات کی تائید۔ علیؓ کو نہ کسی نے کھڑا کیا۔ نہ انہوں نے خود دعویٰ کیا۔ اور نہ واقعات ان کی تائید کرتے ہیں۔

(۹) اور آیت وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ الاية کے مصداق اصحاب ثلاثہ اور ان کے اتباع ہیں۔

واقعات تاریخ سے جو شخص اندھا نہ ہو۔ اس پر یہ امر منکشف ہے۔ چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مقدس جماعت کو تشبیہ دینا سوائے سیاہ دل کے اور کسی کا کام نہیں۔

(۱۰) خم غدیر میں ایک لاکھ بیس ہزار کے سامنے علیؓ کو خلیفہ بلا فصل قرار دیا گیا ہے۔ یہ شیعوں کا افترا ہے۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں۔ کیا ایک لاکھ بیس ہزار سارے کے سارے دو تین ماہ میں اس مسئلہ کو بھول گئے۔ اور کوئی بھی اس کو آنحضرت کی وفات پر ظاہر نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ علیؓ بھی دعوے دار نہیں ہوتے۔ در پردہ حضرات شیعہ نہ خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ نہ قیامت سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ علیؓ کے متعلق وہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ تاکہ ان کو بدنام کریں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے

کہ جب خدا اور رسول کا مقصد یہی تھا۔ کہ علیؓ اور اس کی اولاد خلیفہ ہو۔ تو ایسی آیت وہ نازل نہیں کر سکتا تھا۔ کہ علیؓ خلیفہ بعد نبیؐ ہے اور آنحضرتؐ بیماری کے ایام میں علیؓ کو امام نہیں بنا سکتے تھے؟ وصیت بھی بقول شیعوں کے یاد آئی۔ تو آخری وقت میں یاد آئی۔ جس کو پھر کبھی نہ کہہ سکے۔ اگر علیؓ قلم دوات نہ لائے تھے۔ تو حضرت زبانی ہی فرما دیتے۔ کہ یہ میرے بعد خلیفہ ہوگا۔

(۱۱) کہتے ہیں کہ ظاہری ملک کا ماننا خلافت ثابت نہیں کرتا۔ ورنہ جارج پنجم وغیرہ بھی خلیفہ ہو جائیں گے۔

کیا جارج پنجم بھی محمدؐ رسول اللہ کا دین قائم کرتے ہیں۔ اور وہ بھی مہاجر ہیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ہم ان کو اچھی جگہ دیں گے۔ وہ رسول اللہ کے دین میں داخل ہیں؟ بے شک ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ خلیفہ برحق ہیں۔ اس لئے اپنے وعدہ کے مطابق ان کی عزت کی اور مدد کی۔ اگر خدا کی تائید و نصرت سے اور آنحضرتؐ کا دین پھیلانے سے کوئی خلیفہ نہیں ہوتا تو پھر حضرات شیعہ کو یہ بتانا چاہیئے کہ کوئی خلیفہ کس بات سے بنتا ہے۔ کیا حضرات شیعہ کے نزدیک خلیفہ ہونے کے لئے یہی نشان ہے کہ خلیفہ مارے بزدلی کے تقیہ کی چادر میں لپٹا رہے۔ اور غیر شرعی حاکموں کے دروازے پر اپنے ٹکڑے کی خاطر جوتے چٹخاتا پھرے۔

اور بقول ابو عبداللہ بروایت اصول کافی طاغوت کی طرف اپنے فیصلے لے جائے اور مجبور کر کے اسے کوئی خلیفہ بنائے۔ تو ملک کو سنبھال نہ سکے۔ جس حریف کا وہ مقابلہ کرے ناکام مرے۔ خلیفہ کا بیٹا ساری خلافت

اسی حریف کے سپرد کر دے ۔ آخر کونسی بات ہے جس سے خلیفہ شناخت کیا جائے ۔صرف اتنی کسر رہ گئی کہ کمال تقیہ نہیں ہوا۔ کہ ہمیشہ کے لئے غار میں جا بیٹھے ۔

(۱۲) سوال کرتے ہیں کہ عمرؓ کی لڑکی حضرت کی بی بی تھیں۔ پس فاطمہؓ کی ماں ہوئیں ۔ اور عمرؓ فاطمہؓ کے نانا ہوئے ۔ تو فاطمہؓ کی لڑکی نواسی کی لڑکی سے شادی کریں گے ۔

جواب۔ حضرات شیعہ معلوم نہیں کہ علیؓ کی شان میں کیا کہیں گے ۔ کہ رسول اللہ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں ۔ پس علیؓ فاطمہؓ کے بھائی ہوئے ۔ پس فاطمہؓ سے کیسے علیؓ نے نکاح کیا۔ بہن بھائی کی کیسے شادی ہوئی۔ اور شیعہ صاحبان اپنی کتاب ناسخ التواریخ کو بھی بھول گئے ۔ جو ام کلثوم کے بطن سے ایک زید لڑکا بتا رہے ہیں ۔ اور اسی طرح فروع کافی میں ام کلثوم سے حضرت عمرؓ کا نکاح ہونا ثابت ہے ۔

(۱۳) شیعہ صاحبان کا یہ کہنا کہ اہلسنت کے منتخب مناظر نے شیعوں کے مقابل میں آنا خارجیوں کا کام بتایا ہے ۔ پس اہل سنت کیا ہوئے ۔

جواب۔ یہ شیعان کا بے لذت جھوٹ ہے ۔ اس لئے کہ مناظر منتخب نے یہ کہا تھا کہ اصل مقابلہ شیعوں کا خارجیوں سے ہے ۔ کیونکہ وہ علیؓ اور اہل بیت کے دشمن ہیں ۔ نہ اہل سنت ۔ باقی ہمارا مقابلہ شیعوں سے ایسا ہے جیسے ہم مسلمان حضرت عیسٰے کی نبوت کو مانتے ہوئے نصاریٰ کے غلو کا مقابلہ کرتے ہیں ۔ ہم بھی علیؓ اصلی کا ایمان اور خلافت مانتے ہیں ۔ اور

موہوم علی مخترع شیعہ جو غلو سے پیدا ہوا ہے۔ اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔

(۱۴) اور علیؓ اپنے وقت میں بھی ایسا غیر تمند نہ ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ کو دو منافقوں کی مجاورت سے بچا لینا ابوبکرؓ و عمرؓ ایسے ساتھی ہوئے کہ نہ زندگی میں انہوں نے چھوڑا اور نہ بعد الموت۔ لیکن حضرت علیؓ نے اس شہر میں بھی رہنا پسند نہ کیا۔ اور اپنی زندگی میں ہی وہاں سے ہجرت کر گئے۔

مناظر	معاونین
حافظ روشن علی صاحب	مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل
بقلم جلال الدین شمس مولوی فاضل	مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل
مولوی۔ عبدالرحمٰن بھراجی	جلال الدین شمس مولوی فاضل

ایک بج کے چالیس منٹ پر ختم ہوا

سید ذوالفقار علی بقلم خود

دستخط انگریزی ملک راج نندا

۲ گھنٹہ ۰ امنٹ رات کو پرچہ شروع ہوا۔ محمد عبدالرحمن سراجی بقلم خود

پرچہ جواب الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) آپ نے ایمان علیؓ کی دلیل پوچھی ہے۔ آپ پہلے یہ فرمائیے کہ کیا علیؓ ایمان دار نہ تھے۔ تاکہ ہم ان کا ایمان دار ہونا ثابت کریں۔

(۲) آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الخ میں سنیوں نے شیعہ کی اگر تردید کی ہے۔ تو اس سے شیعہ کا کیا بگڑا۔ حضرت! سنیوں کی جرأت ہی نہیں کہ شیعوں کی کسی بات کی بھی تردید کر سکیں۔ ورنہ دکھلائیے کہ شیعہ جو حضرات ثلاثہ کو کہتے ہیں۔ کہ وہ ایماندار نہ تھے۔ اور پچاسوں دلائل اس پر دیئے آپ نے کیوں تردید نہیں کی۔

(۳) آیہ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ الخ تفسیر درمنثور میں ملاحظہ فرمائیے۔ کہ نزلت هٰذه الاٰية يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه يوم غدير خم فى على ابن ابى طالب عن ابن مسعود قال كُنَّا نقرأُ على عهد رسول الله يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك انّ عليًّا مولى المؤمنين فان لم تفعل فما بلغت رسالته الخ

اب فرمائیے کہ کہیں حضرات ثلاثہ کے بارے میں بھی ایسا حکم نازل

ہوا ہے۔ ایسا حکم کیا ؟ کوئی حکم بھی ان کی خلافت کے لئے نازل نہیں ہوا
پھر علیؓ خلیفہ بلا فصل کیوں نہ ٹھہریں۔

(۴) حدیث الخواص میں صحابہ کا بدعتی اور مرتد ہونا ملاحظہ فرمایئے (دیکھئے صحیح بخاری) اور پھر حضرت ابوبکرؓ کا بدعتی ہونا موطا امام مالک میں دیکھ لیجئے۔ چنانچہ ہم کل بھی دکھلا چکے ہیں۔ اب ذرا شیعہ کی تردید کیجئے۔ اور دکھلایئے کہ حضرت ابوبکر بدعتی اور ارتداد کی صفت سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔

(۵) "تاریخ الخلفاء" میں اولیاتِ حضرت عمرؓ میں دیکھئے کہ اول من حرم المتعۃ اور فرمایئے کہ حضرت عمرؓ کو متعہ کے حرام کرنے کا اختیار کہاں سے حاصل ہوگیا تھا۔ حالانکہ متعہ کا حکم رسول اللہ نے دیا تھا۔ اور صحابہ برابر متعہ کرتے رہے۔ اور کہیں رسول اللہ نے اس سے منع نہیں کیا اور کیونکر منع کر سکتے تھے۔ جبکہ خدا کی طرف سے نص صریح حلتِ متعہ پر موجود ہے۔ اور وہ آیت کبھی اور کسی وقت میں منسوخ نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ اگر حضرت عمرؓ متعہ کو حرام نہ قرار دیتے تو کوئی زنا نہ کرتا سوائے شقی کے۔ اب فرمایئے کہ جس چیز کو خدا اور خدا کا رسولؐ اور صحابہ کرام حلال و جائز رکھیں۔ اس کو حرام قرار دینے والا کون ہوا؟۔ ایماندار یا غیر ایماندار۔ اور جو کچھ ہم نے متعہ کے بارے میں یہاں توجہ دلائی۔ وہ اہل سنت والجماعت کی تفسیر غرائب القرآن اور تفسیر درمنثور سے ملاحظہ فرما لیجئے۔ اور آیہ متعہ کی قرات میں بھی ان ہر دو تفسیر میں صاف لکھا ہے۔ الی اجل مسمٰی۔

(۶) روضۃ الصفا میں حضرت ابوبکرؓ کا علی علیہ السلام کی طرف درباب بیعت مکتوب بھیجنا۔ اور جناب علیؓ کی اس کے جواب میں ناراضگی اور پھر دوسرے مقام پر یہ بھی کہ فرمایا جناب علیؓ نے "دست از دامن حق خویش باز ندارم" غور سے ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ جناب امیرؑ نے اپنے استحقاق بیعت وخلافت کے واسطے کہاں تک اتمام حجت کیا ہے۔

(۷) معارج النبوت رکن چہارم میں ہے کہ حضرت نے بعد از پیغمبر خدا سلمان کہلانے والوں کی جماعت کو پوچھا کہ وصی پیغمبر شما کیست۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اشارہ کرد۔ دبعلی آوردہ۔ دیکھئے حضرت ابوبکرؓ خود جناب علیؓ کو وصی رسول مان رہے ہیں۔

(۸) حق تو یہ ہے کہ جس وقت رسول اللہ نے قریش کو دعوتِ نبوت دی اسی وقت اعلان کر دیا۔ کہ علیؓ میرا بھائی ہے۔ میرا وصی ہے۔ میرا خلیفہ ہے درمیان تمہارے اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ ملاحظہ ہو۔ ترجمہ تاریخ ابوالفدا جلد اول۔ تاریخ طبری جلد ۲ تاریخ کامل جلد ۲ تفسیر معالم التنزیل جلد ۳۔ معارج النبوۃ رکن ۳۔ اور کنز العمال جلد ۶ میں۔

(۹) جناب علیؓ اگر کسی خوف کی وجہ سے یا خوش آمد کے طور پہ ایمان لائے ہوتے تو رسول اللہ ان کو یوں نہ فرماتے۔ کہ علیؓ میرے بھائی ہیں۔ وصی ہیں، خلیفہ ہیں تمہارے درمیان۔ ان کی سنو۔ اور ان کی فرمانبرداری کرو

(۱۰) جس کی اطاعت کرنے کا خدا و رسول کی طرف سے حکم ہو۔ وہی تو اولی الامر ہے۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اَطِیْعُوا اللّٰہَ

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ پس نتیجہ صاف یہ نکلا کہ جو کوئی علیؑ کی نہ سنے گا اور ان کی اطاعت نہ کرے گا۔ اس کا خدا و روز آخرت پر ایمان نہیں اور جو اپنی اطاعت کا اس سے خواہاں ہو۔ اس کے ایمان کا ٹھکانا کہاں ہو سکتا ہے

(۱۱) ذرا یہ بھی فرما دیجئے کہ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ جو صحیح السند ہو یا اہل سنت والجماعت کے چار اماموں سے کسی کا قول خود اسی امام کی کتاب میں سے دکھایا جاوے تو سنیوں کے نزدیک حجت مانا جاوے۔ اور ان تین چیزوں کے سوا اور کچھ حجت نہ مانا جاوے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اور پھر کیوں آپ شیعہ کے مقابل میں اہلسنت والجماعت کی کتابیں پیش کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ کے مقابلہ میں آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ کہ جن سے حضرات ثلاثہ کی خلافت یا ایمان ثابت ہو سکے ؎

(۱۲) مشکوٰۃ ربع چارم میں ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں۔ ان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم معلوم ہوا کہ علیؑ ہادی صراط مستقیم ہیں۔ اور آپ لوگ سورۃ فاتحہ میں پڑھتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ نہیں معلوم کہ حضرات ثلاثہ بھی یہ پڑھتے تھے یا نہ۔ اور بموجب اس کے علیؑ کو ہادی جانتے تھے یا نہیں ؎

سید غلام علی شاہ مناظر

معاونین:
- مولوی سید اکبر علی شاہ صاحب
- حکیم جمشید علی صاحب
- حافظ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب
- مولوی سید عنایت علی شاہ صاحب

پرچہ ۳ گھنٹہ ۱۰ منٹ رات کو ختم ہوا

تعلم محمد عبدالرحمٰن قادری بھراجی

۳ گھنٹہ ۴۰ منٹ شروع ہوا - سید ذوالفقار علی بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جواب جواب الجواب

(۱) ہم پہلے پرچہ میں یہ لکھ چکے ہیں کہ ہم اس علی موہوم مصنوع شیعان کے ایمان کی دلیل پوچھتے ہیں۔ نہ اصلی علیؓ کے ایمان کی۔

(۲) ہم نے شیعوں کے پیش کردہ تمام دلائل کا رد کیا ہے۔ کیونکہ دراصل دلائل نہیں بلکہ توہمات اور مفتریات ہیں۔ پہلے بھی کئی دلائل سے اصحاب ثلاثہ کا ایمان شیعہ کی معتبر کتب سے ثابت کر آئے ہیں جس کا شیعوں نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا نمونہ کے طور پر چند اور لیجیے۔

لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ کہ حضرت عمرؓ کے بعد مسلمانوں کے لئے کوئی مرجع نہیں۔ یہ علی نے حضرت عمر کو کہا۔ دیکھو نہج البلاغہ ورقہ ۴۵۔ اسی طرح فرمایا فکن قطبا و استدر الرحی بالعرب و اصلھم اے عمرؓ تو قطب بن اور عربوں کے ساتھ چکی چلا۔ اور ان کے ساتھ لڑائی کی آگ کو سلگا۔ علیؓ اگر ان کو خلیفہ برحق نہ جانتے تو ایسا مشورہ کیوں دیتے -
(نہج البلاغہ ورقہ ۴۱)

اور عثمانؓ کے بارہ میں حضرت علیؓ نے فرمایا:-

لاسلمن الیہ ماسلمت الیہ امور المسلمین۔ کہ میں بھی اس کے لئے سر تسلیم خم کروں گا جس کے لئے مسلمانوں کے امور سپرد کئے گئے (نہج البلاغہ ورقہ ۴)

اور اپنی بیعت کے وقت لوگوں سے حضرت علیؓ نے یہ کہا :-

ما کانت لی فی الولایۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ ازبۃ و لکنکم دعوتمونی الیھا وحملتمونی علیھا (نہج البلاغہ ورقہ ۸۲)

مجھے نہ خلافت کی رغبت اور نہ ولی ہونے کی حاجت تھی اے لوگو تمہیں نے مجھے اس کی طرف بلایا۔ اور اس پر برانگیختہ کیا۔ تعجب ہے کہ شیعان کا ڈھکوسلہ کہ وہ منصوص خلیفہ ہیں۔ خود ان کا حال یہ کہ خدا کی مقرر کردہ خدمت کے لئے رغبت نہیں رکھتے۔ لوگوں کے مجبور کرنے سے اس کو سنبھالتے ہیں۔ علیؓ کی اپنی ذاتی رائے بھی تھی یا نہیں۔ بقول شیعان کے اصحاب ثلاثہ کی بیعت پر بھی وہ مجبور کئے گئے۔ اور اپنی خلافت کے متعلق بھی وہ لوگوں کا مجبور کرنا ہی بتا رہے ہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں :-

تقولون البیعۃ البیعۃ فقبضت یدی فبسطتموھا و نازعتکم یدی فجاذبتموھا۔ (نہج البلاغہ ورقہ ۴۵) اے لوگو تم نے بیعت بیعت کہا میں نے تو تم سے اپنے ہاتھ کو بیعت سے بچانے کے لئے کھینچا۔ پر تم نے زبردستی مجھ سے میرا ہاتھ بیعت کے لئے بڑھوایا اور ورقہ ۹۱ پر بھی ملاحظہ کیجئے۔

(۳) آیت یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ الآیۃ سے علیؓ کی خلافت کا نام و نشان نہیں نکلتا۔ شرائط میں تو یہ ہے کہ اصل دلیل قرآن سے ہو۔ مگر آپ کے پاس لوگوں کے اقوال ہیں۔ خدا کے کلام سے کوئی دلیل نہیں۔ اس میں علیؓ کا کہاں نام ہے۔ اور خلافت کا کہاں تذکرہ ہے ما انزل سے مراد اگر

خلافت علیؓ ہوتی۔ تو وہ قرآن کریم میں ضرور پڑھی جاتی۔ کیونکہ لفظ انزل وحی پر دلالت کرتا ہے۔ اور نہ قرآن میں شروع سے آخر تک علیؓ کا کہیں نام نہیں۔ اس کی خلافت کا کیا ذکر۔ اپنی تفسیروں میں ہی اس کو دیکھ لیا ہوتا کہ شیعہ نے اس کو صرف علیؓ کے لئے ہی نہیں لکھا۔ بلکہ اور معنے بھی اس کے کئے ہیں۔ تو دلیل قطعی نہ ہوئی۔ وقال ابن عباس معناہ ان کتمت ایۃ مِمّا انزل الیک فما بلغت رسالتہ ای لم تکن ممتثلا بجمیع الامر کہ اگر تو قرآن میں سے کوئی آیت بھی چھپائے۔ تو تو امر الٰہی کی پورے طور پر اطاعت نہ کرتا (مجمع البیان) کہاں گئی خلافت علیؓ؟

(۴) حدیث الحوض سے چند صحابہ کے مرتد ہونے کا جو اشارہ آپ نے لکھا ہے اس سے علیؓ اور اس کے ہمنواؤں پر خوب حملہ کیا ہے۔ کیونکہ بقول شیعان وہ خلیفہ بلا فصل تھے۔ خدا کی طرف سے مامور تھے۔ اور انہوں نے اپنے دعوے کا اظہار نہ کیا۔ اصحاب ثلاثہ کی بیعت کی۔ پس ان کا ارتداد بقول شیعاں ثابت ہوا۔ کیا علیؓ سے یہ نہ ہو سکتا تھا کہ ان لوگوں کے مقابلہ میں ذوالفقار کا جوہر دکھاتے۔ جو معاویہ کے مقابلہ میں ان کو سوجھا تھا۔ اور اگر عاجز تھے مقابلہ کرنے سے تو انہوں نے ہجرت کیوں نہ کی نہ قرآن شریف میں ہے کہ ایسے لوگوں کی جب فرشتے جان نکالیں گے۔ جو کسی ملک میں دوسروں کے ماتحت اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ ملائکہ ان سے کہیں گے۔ اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی۔ تم ہجرت کر جاتے۔ ایسے لوگوں کا

ٹھکانا جہنم ہے۔علیؓ کو اطاعت اصحاب ثلاثہ کی کیا ضرورت تھی۔جبکہ وہ برحق نہ تھے۔اور امر الٰہی اِنّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ الآیۃ کی خلاف ورزی کرنے والے ٹھیرے۔اور ان احادیث سے حضرت ابوبکرؓ اور باقی صحابہ کا ارتداد ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور نہ بدعتی ہوتا۔

(۵) متعہ کا ثبوت آپ نے قرآن شریف کی آیت سے اس کو نقل کرتے ہوئے کچھ نہیں دیا۔اور نہ اس پر کوئی صحیح السند حدیث پیش کی ہے۔سنیوں کے نزدیک متعہ کی حرمت قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

(۶) حضرت علیؓ نے جب بیعت ابوبکرؓ کی کر لی۔حالانکہ اس کے مقابل انہیں جہاد کرنا چاہیئے تھا۔تو ان کا دعویٰ خلافت خود باطل ہوا۔اصل بات یہ ہے۔کہ اصحاب ثلاثہ شجاعان اسلام تھے۔جن کے مقابل میں علیؓ ہیچمدان تھے۔ان حضرات کی وفات کے بعد مسلمانوں سے لڑائی کی سوجھی۔

(۷) باقی جس قدر حوالجات بلا نقل اصل عبادت کے اور بغیر ان کی صحت ثابت کرنے کے اور بلا سند آپ نے پیش کئے ہیں۔وہ قابل التفات نہیں اور یہ امر ہم کھول کر بتا آئے ہیں۔کہ اہل سنت پر ہر کس و ناکس کا قول حجت نہیں۔اور قریش سے اظہار نبوت کے ساتھ علیؓ کا وصی ہونا ظاہر کیا جاتا۔تو سب لوگ اسے جانتے اور مانتے وہ صحابہ جو زمانہ نبوی میں علیؓ اور اس سے چھوٹی عمر کے بھی لڑکوں کے ماتحت جنگوں میں گئے۔تو ان کو علیؓ کا ماننا کونسا مشکل تھا۔اصل میں یہ سب شیعوں کے مفتریات ہیں۔اللہ اور رسولؐ اور علیؓ ان باتوں سے بیزار ہیں۔

(۸) شیعان کے مقابلہ میں ہم نے حسب شرائط قرآن شریف سے دلایل پیش کئے اور شیعوں پر اتمام حجت کیلئے ان کی کتابوں سے بھی حوالجات پیش کئے۔ جن سے ایمان اصحاب ثلاثہؓ کا اظہر من الشمس ہوا۔ اور بلافصل علیؓ کی خلافت باطل ہوئی۔ اور ہم ہر ایک حدیث جو مطابق قرآن ہو اُسے تسلیم کرتے ہیں۔ بشرطیکہ اس کی سند بھی صحیح ثابت کی جائے اور اسی طرح اقوال ائمہ بھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے متعلق لیس بضرار والی حدیث پیش کی ہے۔ اہل سنت کے نزدیک ضعیف ہے (دیکھو حاشیہ کتاب ابن ماجہ)

(۹) ہم اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دُعا پڑھتے ہیں۔ اور اصحاب ثلاثہ بھی پڑھتے تھے۔ اور آنحضرتؐ بھی پڑھتے تھے۔ مگر آپ لوگوں کو اس پر ایمان نہیں کیونکہ آنحضرتؐ اِھْدِنَا میں تمام اپنے مقتدیوں کو شامل کرتے تھے۔ تم ان کو گمراہ جانتے ہو۔ اور سورۂ فاتحہ کے شروع کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر بھی آپ لوگوں کا ایمان نہیں۔

(۱۰) ہمارے پہلے دلائل کا تو کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم اصحاب ثلاثہؓ کا ایمان اور خلیفہ برحق ثابت کرنے کے بعد اور آپ کے مزعوم علیؓ کے دعوے کو باطل ثابت کرنے کیلئے ایک اور دلیل پیش کرتے ہیں۔

منافقوں کے بارے میں ہے۔ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا مَلْعُوْنِيْنَ الآیہ کہ منافق مدینہ میں تیرے پڑوس میں نہیں رہیں گے مگر تھوڑا وقت ملعون ہو جائیں گے۔ اصحاب ثلاثہ آخر دم تک مدینہ میں رہے۔ اور دو نے تو حضرت کی قبر کی مجاورت پائی۔ لیکن علیؓ

مدینہ سے نکل بھاگا۔ پھر مدینہ میں واپس آنے کی طاقت نہ پائی۔ خدا کی لعنت انسان کو ایسا ذلیل کر دیتی ہے۔ کہ اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا جیسے فرمایا:۔

وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا۔ کہ جس کو خدا لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا۔ حضرات شیعہ آپ لوگ اپنے ایمہ کی کیسی توہین کرتے ہیں۔ اور کچھ غیرت ایمانی تمہارے اندر نہیں۔ کہ اُن کی توہین نہ کرو۔ ہر سال اپنے رونے پیٹنے کو دیکھو جو تمہارے ایمہ نے نہیں کیا۔ اور قرآن کی تلقین صبر کے خلاف ہے۔ اپنے باطل عقیدوں سے توبہ کرو۔ اور حضرت کے چاروں یار کا ساتھ دو۔ اور یاد رکھو کہ:۔

ان الصحابۃ کلھم کذکاء

قد نوروا دجہ الورای بضیاء

خدا کے قول اور فعل سے صحابہ کا ایمان اور ان کا برحق ہونا ثابت کر دیا گیا ہے۔ خدا کے قول اور فعل کی مخالفت نہ کرو۔ سینکڑوں سالوں کے رونے نے تمہیں کیا نفع دیا۔ ورنہ آیت استخلاف میں وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے وعید کو یاد رکھو۔

آخری زمانہ کے امامؑ نے بھی اہل سنّت والجماعت کے حق میں فیصلہ دیا اور تمام شیعوں کو خدا کے حضور دُعا کرنے کیلئے بطور مباہلہ طلب کیا۔ دیکھو سر الخلافہ) مگر کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہیں۔ جس سے شیعوں پر اہل سنت والجماعت کی طرف سے دوبارہ اتمام حجت ہوئی ÷

مناظر
حافظ روشن علی صاحب
بقلم جلال الدین شمس مولوی فاضل

معاونین
مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل
مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل
مولوی عبد الرحمٰن صاحب بھراجی
مولوی جلال الدین شمس مولوی فاضل

۴ گھ
۴۰ — ۴ پر ختم ہوا۔ ذوالفقار علی خاں بقلم خود

پرچہ ۵ — ۵ رات کو شروع ہوا۔ بقلم محمد عبدالرحمٰن قادری بھراجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آخری پرچہ جواب الجواب نمبر ۲

(۱) یہاں اسی اصلی علیؓ کا مذکور ہے کہ جس کو سنی خلیفہ چہارم اور خدا و رسول اور تمام مومنین خلیفہ بلا فصل رسول کا جانتے ہیں۔ انہی کے ایمان پر سنیوں نے نے بہ محبت ثلاثہ حملہ کیا ہے۔ ورنہ شیعہ کا کوئی مصنوعی علیؓ نہیں ہے واہ رے سنیوں کی مسلمانی معلوم نہیں کہ سنیوں اور خارجیوں میں کیا فرق ہے۔

(۲) چونکہ علیؓ حجتہ اللہ تھے۔ اور حجتہ اللہ کا فرض ہے کہ جہاں تک موقعہ پائے گا خلق خدا پر اتمام حجت کرے گا۔ اور یہی اس کی صداقت کی دلیل ہے اسی واسطے کئی موقعوں پر علیؓ نے حضرات ثلاثہ کو مشورے دیئے۔ مگر وہ اصلاح پر نہ آئے۔

(۳) نہج البلاغہ سے جتنے حوالے آپ نے دیئے ہیں۔ وہ تبلا رہے ہیں

کہ مثال لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی آپ کے مصداق حال ہے۔

(۴) شیعہ اثنا عشریہ نے قرآن و حدیث و اقوال صحابہ سب سے علیؑ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا۔ نہ کہ آپ کی طرح سے کسی ایک آیت یا حدیث یا قول صحابہ سے ایمان ثلاثہ تک بھی ثابت نہ کر سکے۔

(۵) اسد اللہ علیؑ مثل و مساوی النفس رسول اور سنی ان کو معاذ اللہ بدعتیوں اور مرتدوں میں شمار کریں۔ حضور علیؑ قرآن اور حق سے کسی وقت جدا نہیں ہو سکتا۔ القرآن مع علی و علی مع القرآن۔ الحق مع علی و علی مع الحق ملاحظہ ہو مشکوٰۃ۔ پس ممکن نہیں کہ ان میں شائبہ بھی بدعت و ارتداد کا ہو سکے۔ بدعتی اور مرتد وہی ہیں جن کو رسول اللہ بدعتی اور مرتد قرار دیں اور جو اپنی زبان سے قسم خدا یاد کر کے اپنے آپ کو منافق کہے۔

(۶) حافظ روشن علی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ شیعوں کی کتابیں قابل اعتبار نہیں مگر یہ نہ سوچا کہ شیعوں کی کتابیں تو بفضل خدا سب معتبر ہیں۔ یہ سنیوں ہی کی کتابوں کی شان ہے کہ جن میں وہ وہ باتیں درج ہیں۔ کہ جن کو غیر اسلام کے سامنے پیش کرنے سے مسلمان منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ دیکھئے مشتِ نمونہ از خروارے۔

(ا) رسول اللہ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا صحیح بخاری میں لکھا ہے۔

(ب) رسول اللہ کا حضرت عائشہ سے اور مرد و عورت والا..... بحالت..... صحیح بخاری میں لکھا ہے۔

(ج) خدا کا دوزخی ہونا کہ اس کی ٹانگ جہنم میں پڑیگی۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے

(د) رسول اللہ کا ام المومنین عائشہؓ کے ساتھ دوڑنا پھاندنا مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔ (ج) حضرت موسیٰ کا ننگا نہانا اور ان کے ستر کا برہنہ ہونا صحیح بخاری میں لکھا ہے۔

(د) قرآن کا پیشاب اور خون کے ساتھ لکھنا جائز ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں میں لکھا ہے۔

(۷) حضرت عمر اپنی بیٹی حضرت حفصہ سے اپنی مشکل آسان کرواتے ہیں کہ عورت مرد کی کتنک خواہشمند ہوتی ہے۔ انہوں نے شرم کے مارے سر جھکا لیا۔ اور انگلیوں سے اشارہ کر کے بتلا یا تین یا چار مہینے۔ کیا حضرت عمرؓ کو حدیث پیغمبر یاد نہ تھی۔ الحیاءُ من الایمان (تاریخ الخلفاء ۹۷)

معلوم ہوا کہ جس میں حیا نہیں اس میں ایمان نہیں۔

(۸) شیعوں کو تو ملزم بنایا جاتا ہے۔ کہ یہ حضرات ثلاثہ کو برا جانتے ہیں اور جناب ام المومنین اہل سنت جس کے صدیقہ ہونے کے معتقد ہیں، حضرت عثمان کے حق میں کیا فرماتی ہیں۔ اقتلوا نعثلاً فقد فجر۔ کتاب الامامت والسیاست ۵۲ اور تاریخ اعثم کوفی ۱۵۸ میں یوں لکھا ہے کہ عائشہؓ نے عثمانؓ کے قتل ہونے پر خدا کا شکر کیا۔ اور لعن اور نفرین بھیجی۔ اب بتلائیے کہ حضرت عائشہؓ صدیقہ ہیں یا عثمان خلیفہ برحق۔

(۹) اگر حضرات شیخین ایماندار سمجھے جائیں تو بقول آپ کے وہ بھی اپنی دختران کے بحیثیت امہات المومنین ہونے کے بیٹے ٹھہریں گے۔ اور حضرت عثمان نے بھی آپ کے اعتقاد کے مطابق اپنی بہنوں سے

نکاح کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۰) سنیوں کے مناظر حافظ روشن علی صاحب بار بار شیعوں کے چڑانے کے لئے فرماتے ہیں۔ کہ قرآن تو امام غائب کے پاس ہے۔ اے جناب ہم چڑیں گے نہیں۔ بے شک قرآن امام غائب سے جدا نہیں۔ اور وہ قرآن سے جدا نہیں۔ ملاحظہ ہو حدیث ثقلین۔ اور آپ جو دوسرا مفہوم لینا چاہتے ہیں۔ آپ کا وہ مطلب پورا نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ زد آپ کے اوپر ہی پڑیگی کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کو جلا دیا دیکھئے مشکوٰۃ میں۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ۔ مگر برخلاف اس کے حضرت عمرؓ اور اس کے ساتھ والے رسول اللہ کی مخالفت میں اس قدر شور مچاتے ہیں۔ کہ صاحبِ خلق عظیم کو کہنا پڑا کہ قوموا عنی اس سے آپ کی اس دلیل کی بھی تردید ہوئی۔ کہ جس سے آپ نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ اصحاب ثلاثہ زندگی اور دفات رسولؐ میں ان کے ساتھ رہے۔ حضرتؐ نے تو اپنی حیات میں ہی حضرت عمرؓ وغیرہ کو ڈانٹ کر اٹھا دیا۔

(۱۲) حافظ صاحب نے کہا ہے کہ دین میں ان کی وجہ سے رونق ہوئی۔ وہ دیکھیں حدیث بخاری و مشکوٰۃ وغیرہ ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر۔

(۱۳) مذہب حقہ شیعہ اثنا عشریہ نے روز روشن کی طرح آیات قرآنی و احادیث نبوی سے جو کتب اہل سنت والجماعت سے پیش کی گئی ہیں۔ یہ

ثابت کر دیا ہے کہ وہ علیؑ جس کو اہل سنّت والجماعت نے چوتھی جگہ خلیفہ برحق مانا ہوا ہے۔ وہ جناب ختم مآب کے خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اب کسی صاحب انصاف کو یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ جناب امیر خلیفہ بلا فصل نہیں ہیں۔ اور علاوہ ازیں اصحاب ثلاثہ کو منافق اہل سنّت کی کتب معتبرہ سے کماحقہٗ ثابت کر دیا گیا ہے۔ اب بھی کوئی ضد یا ہٹ دھرمی کر کے مذہب شیعہ اثنا عشریہ کے سچے ہونے میں شک و شبہ کرے۔ تو خدا اس سے سمجھے ؛ وما علینا الا البلاغ

واٰخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد واٰلہ الطاہرین

سید غلام علی شاہ مناظر ۲۶ $\frac{۲}{۲۳}$

معاونین:
- جناب سید اکبر علی شاہ صاحب
- جناب سید ذوالفقار علی شاہ صاحب
- جناب حکیم جمشید علی خاں صاحب
- جناب سید عنایت علی شاہ صاحب

منٹ	گھنٹہ	
۱۵	۶	بجے کو پرچہ ختم ہوا۔ بقلم خود عبدالرحمٰن قادری بھراجی

چند ضروری یاد داشتیں

(از ابوالعطاء جالندھری)

۱۔ تحریری مناظرات کا معروف قاعدہ یہ ہے۔ کہ آخری پرچہ میں کوئی نیا اعتراض یا نئی بات پیش نہیں کی جایا کرتی۔ بلکہ سابقہ دلائل و اعتراضات پر مجموعی تبصرہ ہوتا ہے۔ لیکن جب کسی مناظر کے پاس دلائل کی کمی ہو اور اسے کوئی صحیح جواب نہ سوجھے تو وہ بالعموم اس قاعدہ کی خلاف ورزی کر کے آخری پرچہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس میں نئے اعتراض پیش کر دیتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اب فریق ثانی کو جواب دینے کا موقعہ نہ ہوگا۔ اس طرح میرا اعتراض "لاجواب" رہ جائے گا اور عوام پر اس کا اثر ہوگا۔ مگر درحقیقت یہ طریق ایسے مناظرین کی کمزوری اور بے بضاعتی پر دلیل ہوتا ہے۔

۲۔ مناظرہ کے لئے شرائط اسی لئے طے کی جاتی ہیں کہ دونوں مناظر ان کی پابندی کریں اور اس طرح حق و صداقت واضح ہو سکے۔ مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید اصل معیار صداقت ہے۔ اس مناظرہ کی شرط ۹ میں بھی یہی طے ہوا ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ ہر فریق وہ حوالہ یا دلیل پیش کر سکتا ہے۔ جسے فریق ثانی تسلیم کرتا ہو۔ اس طے شدہ طریق مناظرہ کی روشنی میں اگر قارئین کرام طرفین کے تحریری پرچہ جات پر طائرانہ نگاہ

بھی ڈالیں گے ۔ تو انہیں فوراً معلوم ہو جائے گا کہ کس فریق نے اصول موضوعہ کو مدنظر رکھا ہے ۔ اور شرائط کے مطابق پرچے لکھے ہیں ۔ اور کس فریق نے شرائط سے اعراض کر کے غیر متعلق امور میں وقت ضائع کیا ہے اس بارے میں ہمیں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ ہر پڑھنے والا خود بخود فیصلہ کر سکتا ہے ۔

۳ ۔ شیعہ صاحبان کے آخری پرچہ میں بعض ایسی نئی باتیں درج ہو گئی ہیں ۔ جو درحقیقت " الغریق یتشبث بالحشیش " کا مصداق ہیں تاہم ان کی طرف اشارہ کیا جانا مناسب ہے اور اختصاراً ان کا جواب شامل ہو جانا چاہیئے ۔

(الف) اگر کسی خاص مقام پر جہاں بیٹھنے کی صورت نہ ہو سکے ۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا پڑے تو کیا اس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سے استثنائی نمونہ کا ذکر کرنا معیوب ہے ؟ کیا یہ حضرت امام بخاری رح کا گناہ ہے ؟

(ب) اسلام میں حائضہ بیوی سے تعلقات زن و شوہر بے شک منع ہیں ۔ لیکن ایسی عورت کو سراسر نجس سمجھنا یہودیوں کا خیال تھا ۔ شارع پیغمبر کے لئے ضروری تھا کہ عملاً بتاتا کہ بصورت حیض بیویوں سے میاں بیوی کے تعلقات کو چھوڑ کر عام میل ملاپ ہرگز منع نہیں ۔ یہی صحیح بخاری میں مذکور ہے ۔ بات صرف اتنی ہے ۔ زائد معاندین کا افترا ہے ۔

(ج) لفظ رِجل کے معنی لغت میں " القاذورۃ من الناس " بھی

لکھے ہیں یعنی بداخلاق اور گندے لوگ (المنجد) ایسے لوگوں کی ساری
جمعیت جب اللہ تعالےٰ جہنم میں ڈال دے گا تو معاملہ ختم ہو جائیگا۔
اور جہنم زبان حال سے پکار اٹھیگی کہ بس بس ۔ اس صحیح معنی کو چھوڑ کر
خدا و رسول کے الفاظ کے ایسے معنے کرنا جو بلاوجہ قابل اعتراض ہوں
درست طریق نہیں ۔

(د) علیحدگی میں اپنی بیوی کے ساتھ مقابلۃً دوڑنا کیوں کر قابل اعتراض ٹھہرتا
ہے؟ یہ تو نیک نمونہ ہے کہ خاوند اپنی بیویوں کے جذبات کا خیال رکھیں
اور ان کی صحت کے برقرار رکھنے کا اہتمام کریں ۔

(ح) نہاتے وقت اگر عام پبلک جگہ نہ تھی اور لوگ وہاں موجود نہ تھے
اور زائد کپڑا پاس نہ تھا تو اگر حضرت موسیٰؑ نے بعض اسرائیلی روایات
مندرجہ صحیح بخاری کے مطابق بغیر کپڑے کے نہالیا تو اس میں کیا حرج
ہے ۔ ہر وقت اور ضرورت کے مطابق احکام آتے رہتے ہیں ۔

(ق) فتاویٰ قاضی خان میں اگر کوئی نامناسب بات لکھی ہے تو ہم اس کے
پابند نہیں ۔ از روئے شرائط یہ کوئی حجت نہیں ۔

(ر) حضرت عمرؓ کا حضرت حفصہؓ سے مسئلہ پوچھنا "الحیاء من الایمان" کے
خلاف کیونکر ہوا؟ حضرت حفصہؓ ام المؤمنینؓ بھی تھیں ۔ اور شریعت
اسلامی اور جذبات نسوانی کی واقف تھیں ۔ حضرت عمرؓ کا قومی ضرورت
کے لئے ان سے دریافت کرنا عین مناسب تھا ۔

(س) حضرت عائشہؓ تو حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شدید نادام تھیں اور

ان کا اصرار تھا کہ قاتلوں سے بدلہ لیا جائے کیا جنگ جمل کی وجہ شیعہ صاحبان کو معلوم نہیں؟ غلط روایات اور بے بنیاد بیانات سے الزام قائم کرنا درست طریق نہیں۔

(ش) روائت میں تو یہ ہے۔ کہ اہل بیت تنازعہ کرتے تھے۔ ان کو ہی "تومواعنی" کا خطاب ہے۔ یوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی کوفت کی وجہ سے آرام کی ضرورت تھی۔ اور آپ سمجھ گئے تھے کہ میں جو لکھوانا چاہتا تھا۔ اسی کا اظہار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے "حسبنا کتاب اللہ" کہہ کر کر دیا ہے اس لئے آپ نے سب کو جانے کا ارشاد فرمایا ؂

بالآخر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ فریقین کے دلائل کا ایک بالمقابل مجموعہ موازنہ کرنے کے لئے قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہے ؂

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ؂

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ربوہ

پاکستان

۵ دسمبر ۶۰ء

ہمارا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی مجلہ

الفرقان

یہ ماہنامہ قرآنی علوم کی اشاعت اور اسلامی عقائد کی برتری کے ثابت کرنے کے لئے وقف ہے۔ اس میں عیسائیوں، بہائیوں اور اشتراکی دہریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ اسلام و قرآن مجید کی خوبیوں پر ٹھوس مقالے لکھے جاتے ہیں، مخالفینِ اسلام کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ احمدیت کی صحیح تعلیمات بیان کی جاتی ہیں۔ مخالفین کے جواب شائع ہوتے ہیں۔ ہر ماہ قرآن مجید کا کم و بیش ایک رکوع با ترجمہ و تفسیر چھپتا ہے۔ احادیث نبویہ بھی تشریح کے ساتھ شائع ہوتی ہیں۔ غرض رسالہ الفرقان ربوہ اہلِ حق کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہے۔

پاکستان و بھارت کے لئے سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ دوسرے ممالک کے لئے بارہ شلنگ۔ نمونہ کے لئے آٹھ آنے کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

(مینجر رسالہ الفرقان۔ ربوہ۔ پاکستان)

(ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ نے شائع کیا)

مکتبہ الفرقان ربوہ کی کتابیں

(۱) بہائی تحریک کی تاریخ اور عقاید کا مکمل مطالعہ کرنے اور ان کی مخفی شریعت پر آگاہ ہونے کے لئے

بہائی تحریک کے متعلق پانچ مقالے

اور

بہائی شریعت اور اس پر تبصرہ

ملاحظہ فرمائیں۔ چار سو صفحات کی دونوں کتابوں کی قیمت چار روپے ہے۔

(۲) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی مکمل سوانح زندگی

حیاتِ طیبہ

مصنفہ جناب شیخ عبد القادر صاحب فاضل سابق سوداگرمل۔ ایک قابلِ دید تصنیف ہے قیمت سات روپے

(۳) قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن بھی ہم سے طلب فرمائیں۔

(۴) سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب و تصنیفات مکتبہ الفرقان سے مل سکتی ہیں۔

(۵) فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

نوٹ :۔ زیادہ تعداد میں کتابیں منگوانے والوں کو مناسب کمیشن بھی دیا جاتا ہے محصول ڈاک مقررہ قیمت کے علاوہ ہے۔

وی۔ پی بھی طلب فرما سکتے ہیں۔!

(مینیجر مکتبہ الفرقان۔ ربوہ۔ پاکستان)